چندہ فی سالہ ۲ روپیہ ممالک سے دو روپیہ سالانہ

ماہوار رسالہ

احمدی

ہر انگریزی مہینے میں بلا التعین تاریخ ایک بار شائع ہوتا ہے

مقصد اصلی

اندرونی مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اعتراضات کا مفصل مکمل جواب دیگر صداقت بانی سلسلہ علیہ الصلوۃ والسلام کا اظہار کرنا

مجریہ جنوری ۱۹۱۱ء

ایم قاسم علی احمدی پرنٹر و پبلشر نے
بمبئی ... پریس میں چھپ کر ... شائع کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

احمدی

احمدی کیوں نکلا؟

احبابِ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریک سے میرے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ مخالفین سلسلہ کے اہم اعتراضات اور بیدلیل مرویات کا پردہ کھول کر پبلک کو دکھایا جائے کہ علماء حال کس کس قسم کے فریب اور دھوکے دے دے کر عوام کو بہکاتے اور صداقت سے دور لے جا کر ضلالت کے گڑھے میں گراتے ہیں۔ اور آفتاب سے زیادہ روشن دلائل سے الحق کا نورانی چہرہ دکھا کر الباطل کو شکست فاش دی جائے۔ اور حضور مغفور سیدنا اماما حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مخالفین مدعیان اسلام کی بیہودہ دیانہ چالوں کی حقیقت ظاہر کرکے المسیح الموعود کی سچائی عقلی و نقلی دلیلوں سے ثابت کی جائے اور اس سلسلہ میں اشد معاندین

کے نئے اور پرانے مکذبانہ اعتراضوں کا کافی و وافی جواب دیا جا کر آئے دن کے فسادات اور جدید خیالات و بے جا تعلیمات کی بیخکنی کی جائے۔ اگرچہ وقتاً فوقتاً ایسے بیہودیانہ سوالوں کے جواب نہایت مدلل و مکمل اخبارات سلسلہ و رسالہ جات احمدیہ میں نکلتے رہتے اور رہتے ہیں۔ مگر مستقل طور پر خاص اسی غرض کے لیئے ایک ماہواری رسالہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جس کا پہلا پرچہ یہ ناظرین کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ انشاء اللہ بشرط زندگی۔ ثنائی مفوات و سیالکوٹی تعزیات کا بالالتزام اس میں جواب ہو گا۔ وَمَا توفیقی الّا باللہ

شکریہ

میں ان تمام حامیان دین محبان اسلام احمدی بزرگوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے مالی اعانت بموجب اشتہار رسالہ ہذا کی فرمائی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ آمین

اپیل

اس رسالہ کی ضرورت کا احساس کرنیوالے بزرگان سے درخواست ہے کہ اسکی اشاعت میں سعی بلیغ فرما کر ثواب حاصل کریں۔ عہ سالانہ چندہ مع محصولڈاک زیادہ نہیں۔ ہر ایک تعلیم یافتہ احمدی کو اسکا خریدار ہونا ضروری ہے تاکہ مخالف کا زہریلا اثر دور کرنے میں یہ تریاق عام ہو جائے۔ عاجز قاسم علی احمدی ایڈیٹر الحق

معذرت

مخالفین کے ساتھ جہاد لسانی میں اگر کچھ مرارت یا سختی برتی گئی ہو یا برتی جائے تو وہ بحکم آیاتِ کریمہ مندرجہ ذیل وبموجب اصول مسلمہ معاندین قابل معافی ہے

۱۔ فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم (س بقرہ ۲۴۔ یعنی رحو تمہاری عزت کی پرواہ نہیں کرتے تو تم بھی ان کی نہ کرو۔ بیشک تم قع مناسب ہیں ان سے بدلہ لو پھر بھی اس امر کا لحاظ رکھو۔ کہ جو کوئی تم پر زیادتی کرے۔ اس سے اس کی زیادتی جتنا بدلہ لو" تفسیر ثنائی جلد اول صفحہ ۳۹

۲۔ والذین اذا اصابھم البغی ھم ینتصرون وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا الاٰیت س الشوریٰ ع ۴۔ ترجمہ اور وہ لوگ کہ جب ان پر زیادتی ہوتی ہے۔ بدلہ لے لیتے ہیں۔ اور برائی کا بدلہ اس کے برابر برائی ہے

۳۔ ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولئک ما علیھم من سبیل س الشوریٰ ع ۴

ترجمہ۔ اور جو شخص بعد اپنے مظلوم ہونے کے بدلہ لے۔ اس پر کوئی ملامت نہیں۔"

چونکہ الحق کے مکذبین میں اعلیٰ نمبر اہل حدیث امرتسری اور اس کے ہمجنسوں کا ہے۔ شاید وہ قرآنی آیات سے منہ موڑیں۔ اس لیئے ان ہی کے مسلمات پیش کرنے ضروری ہیں تاکہ در مگور اتا بخانہ اش باید

رسانید پر بھی عمل ہو جاوے۔ مکذب امرتسری نے تبر اسلام میں جو بجواب نخل اسلام دھرمپال مرتد کے شائع کیا ہے۔ یہ اصول بتایا ہے۔ کہ۔

جب کوئی شخص کسی قوم کے ہادی اور سب کے پیشوا کی نسبت بُرا لفظ کہے یا بے ادبی کرے تو گویا نہیں یقینی اس نے تمام قوم کا دل دکھایا۔ پس اس کے جواب میں حق تو یہ ہے کہ تمام قوم ایک ایک کر کے اس بدگو کو اسی قدر (بُرا کہکر یا قتل) ستائیں جتنا کہ اس نے سب کو ستایا ہے۔ تب کہیں جا کر عوض معوض گلہ ندارد کا مصداق ہو

بلفظہٖ بقدر الحاجت تبر اسلام صفحہ ۴

ایسا ہی امرتسری کے روحانی باپ مولوی محمد حسین بٹالوی نے تتمہ اخبار سفیر ہندوستان امرتسر مطبوعہ ۱۷ نومبر ۱۸۹۸ء میں جو سپاسنامہ بنام مولوی حبیب اللہ امرتسری لکھا ہے اس کے صفحہ ۵ پر بدی کے بدلے بدی کو مشروع مانا ہے۔ چنانچہ عبارت اس کی یہ ہے "برائی کے بدلے میں برائی بغرض ردع وسدباب برائی کے مشروع ہے"

پس انشاء اللہ احمدی حدود اللہ سے تجاوز نہ کرے گا۔ بلکہ واجب حق سے بھی جو کہ اس کو پہنچتا ہے بہت کچھ معاف کر دے گا۔ جہاں پر کہ امید اصلاح ہو۔ تاکہ فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ کی ہی تعمیل ہو جاوے

دشمنوں کا وجود اور صداقت مسیح موعود

حضرات! آپ کو معلوم ہے کہ سیدی و مولائی عالی جناب حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرحوم و مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بامر الہی مسیح موعود و مہدی معہود ہونے کا دعوے کیا۔ اور بلا خوف برذیعلے الاعلان پکار دیا۔ کہ میں خدا تعالیٰ عز اسمہ کی طرف سے چودھویں صدی کا مجدد اور مامور ہو کر مبعوث ہوا ہوں اور میرا قدم علے منہاج نبوت میرے آقائے نامدار۔ رسول پروردگار سید الانس والجان شفیع المذنبین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قدم پر ہے۔ اس آواز کو سب نے سنا ہر ایک نے اپنی اپنی فطرت کے مطابق اس کی تصدیق یا تکذیب کی اور وہ طوفان بے تمیزی دنیا میں اُٹھا۔ کہ الامان مگر یہ کیوں ہوا؟ اس لئے کہ مرزا منجانب اللہ تھا۔ اگر اس کی اس شدت سے مخالفت نہ ہوتی۔ تو وہ راستبازوں کی جماعت میں داخل نہ ہوتا۔ کیونکہ عادت اللہ یہی ہے کہ جس کو وہ مامور و مقبول بناتا ہے۔ اس کے دشمن بھی شیاطین۔ الانس والجن سے کھڑے کر دیتا ہے۔ تاکہ الحق اور الباطل میں

حزب الرحمن و حزب الشیطان کی نبرد آزمائی ہو کر الحق کا غلبہ ظاہر ہو جائے اس سنت اللہ کا قرآن مجید میں بالفاظ صریح بیان موجود ہے جو باموران الہٰی کے دشمنوں کے واسطے عبرتناک ہے۔ چنانچہ خدائے عزوجل سورہ انعام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے

وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا شیطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا ولو شاء ربک ما فعلوہ فذرھم وما یفترون۔ پ ۸ ع اول

ترجمہ اسی طرح ہم نے شریر انسانوں اور جنوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے ایک دوسرے کو دہوکا بازی سے بیہودہ باتیں (بذریعہ اہل حدیث و مرقع وغیرہ ناقل) پہونکتے رہتے ہیں۔ پس تو انکی اور ان کی افترا پردازیوں کی پرواہ نہ کر۔ تفسیر ثنائی جلد سوم

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی علےٰ منہاج نبوت مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے آپ کے لئے بھی اس قانون الٰہی کے عین مطابق دشمنوں کا وجود ضروری تھا۔ تاکہ راست بازوں سے آپ کی پوری مماثلت ہو جائے لہذا ثناء اللہ جیسے وجودوں کا موجود ہونا۔ مسیح محمدی کی صداقت کی دلیل ہے نہ کہ کذب کی البتہ ایسے دشمنوں کے لئے نہایت خطرہ کا مقام ہے کہ وہ شقاوت

سے حصہ لیکر سعادت سے محروم ہو گئے اور شیاطین الانس کی جماعت میں نام درج کرا لیا۔

کیا مولوی ثناء اللہ اس سے انکار کرسکتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے یہ دعوے نہیں کیا کہ میں مامور من اللہ ہوں؟ اور آپ کے مقابلے میں مکذبین نے ناخنوں تک زور لگا کر اپنی عداوت کا ثبوت نہیں دیدیا؟ دیا اور ضرور دیا۔ جس سے یہ امر تو فیصلہ پا گیا۔ کہ ایک طرف مدعی ماموریت ہے۔ دوسری طرف مکذب و معاند۔ مامور اور اُس کی جماعت کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ ہر ایسے دشمن کو مصداق آیت محولہ بالا کا قرار دے کر علیحٰ الملبین من الشیطین ط سمجھے۔ البتہ اس دشمن حق کو بھی زبانی گنجائش ہے کہ وہ مدعی مجددیت کو اپنے قول زخرف اور افترا سے کاذب۔ اکذب۔ دنیا دار۔ دھوکہ باز۔ دجال اکبر۔ کافر کا حصن وغیرہ وغیرہ ناموں سے یاد کرکے روسیاہی حاصل کرے جیسا کہ ثناء اللہ وغیرہ نے یہ سب کچھ اور اس سے بھی زیادہ کہا ہے۔ سو اس کا جواب بھی یہی ہے۔ کہ ان باتوں سے ہی تو معلوم ہوا کہ ایسے لوگ شیاطین الانس میں سے ہیں۔ کیونکہ لست مرسلا بل نظنکم کذبین۔ وما نحن لک بمؤمنین ط کہنے والوں کے قدم پر اُن کا قدم پڑا ہے اور حضرت مرزا صاحب کا انبیاء و مرسلین کے قدم پر قدم ہے۔ ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔

ہو گی۔ کہ ایک بال برابر بھی ان سے بدعملی میں کوتاہی نہ کریگی بلکہ بڑھ چڑھکر رہے گی بالشت بہ بالشت ہونے اور سوسمار میں گھسنے وغیرہ کی مثالیں فرما کر بتا دیا ہے کہ ادنے جرائم سے لیکر اعلے کبائر تک یہ امت ان کے قدم بقدم چلے گی۔ اور ان حدیثوں میں بعض اصح اور بعض صحیح اور بعض احسن ہیں اس لیئے ان احادیث سے انکار کسی مسلمان کو عموماً اور فرقہ اہل حدیث کو خصوصاً اور ثناء اللہ کو بالخصوص نہیں ہوسکتا۔ اب ایک خداترس دل لے کر سوچنا چاہیئے کہ یہ پیشگوئیاں کس فریق پر صادق آتی ہیں؟ آیا حضرت مرزا صاحب سلام علیہ مدعی مسیحائی اور آپ کے مصدقین پر یا مخالفین ومنکرین و مکذبین پر؟ سوا دنے تامل سے ہر شخص جس کو ذرا بھی قرآن و حدیث وحالات زمانہ سے واقفیت ہو گی۔ فی الفور جان لیگا۔ کہ سلسلہ احمدیہ اور اس کا بانی تو کسی طرح ان احادیث کا مصداق نہیں ہوسکتا لامحالہ ان کے مکذب و مخالف لوگ ضرور بالضرور ان پیشگوئیوں کے نشانہ ہیں اس کے فیصلہ کیلیئے ہم اولاً مختصراً یہود و نصاریٰ کے حالات بیان کرتے ہیں ثانیاً ان کے حالات سے جس گروہ کی ظاہراً و کاملاً جزواً و کلاً مطابقت ہوسکتی ہے وہ بتائیں گے وباللہ التوفیق۔

یاد رہے کہ سب سے بڑی خطا اور قابل مواخذہ جرم جو یہودیوں سے سرزد ہوا وہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کی تذلیل و تکذیب اور توہین و تکفیر تھی جس کے باعث وہ مغضوب وملعون قرار دیئے گئے دوسری

بدکاریاں مثلاً تحریف کلام الٰہی ۔ ریاکاری ۔ بہوسے فتوے دیکر لوگوں کا مال دہوکہ دیکر لیںنا ۔ مریم صدیقہ پر بہتان لگانا یوم السبت کی بیحرمتی کرنا وغیرہ وغیرہ یہ سب اسی انکار انبیا علیہم السلام کی وجہسے تہیں اور نصاری کا سب سے سخت ناقابل معافی جرم مسیح ابن مریم میں باوجود اس کو بشر اور نبی ماننے کے خدائی صفات کا ماننا اس کو ابن اللہ جاننا خدائی کا شریک گرداننا آسمان پر چڑہانا ۔ خالق الارض والسمٰوات کے داہنے بیٹھانا ۔ اپنی بداعمالیوں کا اس کو کفارہ بنانا محیی اموات بتانا وغیرہ وغیرہ تہا ۔ باقی تمام جرائم ۔ مثلاً مریم صدیقہ کو خداوند کی ماں ہونے کی وجہ سے ایک حصہ دار خدائی میں سمجہنا ۔ شراب خوری ترک ختنہ وغیرہ وغیرہ خلاف ورزی شریعت الٰہی سب اسی بدعقیدہ الوہیت مسیح کا وبال تہا ۔ کہ خدا سے دور اور تقوے سے مہجور ہوکر بے نور ہو بیٹھے خلاصہ کلام یہ کہ ایک مسیح ابن مریم ہی دونوں قوموں کے لیے منجانب اللہ ممتحن مقرر ہوا تہا جس نے افضل العالمین قوم بنی اسرائیل کو جو غرور و تکبر و نخوت و خودبینی میں اندہی ہورہی تہی ارذل العالمین پاکر قبول کردیا ۔ اور مغضوب و ضالین کا سائن بورڈ آسمان سے منگا کر ان کے گہروں پر لگادیا ۔ ربنا لاتجعلنا منہم آمین ۔

اب آؤ اس طرف کہ امت محمدیہ کو جب کہ اونے سے ادنے معاصی میں یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم بتایا گیا ہے ۔ تو بڑے بڑے اور کبیرہ جرموں میں تو بلا دریغ وہ ان کے ساتھ بالشت

بالشت اور ہاتھ بہ ہاتھ پوری اترے گی۔ اگر ایسا نہیں تو معاذاللہ مندرجہ بالا پیش گوئی لغو اور غلط ہو جائے گی جو ناممکن ہے۔ پس لامحالہ ماننا پڑے گا۔ کہ اس امت کو پورے طور پر اُس امت سے مشابہت و مماثلت بجمیع امور ہونی چاہیئے اور ہے

اوپر ہم نے یہود و نصارےٰ کے اہم جرائم کی فہرست دے دی ہے۔ اور وہ اس لیئے کہ تا اس امت میں سے دیکھیں کس جماعت نے اس پیشین گوئی کو پورا کرکے مخبر صادق کے صدق پر مہر کر دی ہے سو واضح رہے کہ یہود کا بڑا جرم تکذیب مسیحؑ ہے اس کے مقابلے میں اس مرحومہ امت نے کیا گل کھلایا۔ آیا ان سے اپنا قدم ملایا یا پیچھے ہٹایا بغور سنئے۔ تمام اُمتِ محمدؐیہ کا خواہ کسی فرقہ کے ہوں یہ عقیدہ ہے کہ مسیح ابن مریم اللہ کا رسول اور مقربین میں سے ہے۔ اور جس وقت سے کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے اسی وقت سے وہ مسیح ابن مریمؑ کی رسالت پر ایمان لاتا ہے کیونکہ قرآن مجید میں ما المسیح ابن مریم الا رسول اللہ ورسولاً الی بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم الآیۃ موجود ہے اور ساتھ ہی اس پر بھی ایمان لاتا ہے۔ کہ مسیح ابن مریمؑ کو یہود نے صلیب پر قتل نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے اس کو بچا لیا۔ کیونکہ وہ ذلت کی موت تھی یہاں تک تو یہ ثابت ہوا کہ امت محمدؐیہ نے یہودؔ کے جرم قبیح تکذیب مسیح کے خلاف تصدیق مسیحؑ کر لی ہے اور اپنا قدم اُن سے پیچھے ہٹا لیا جو دلیل ہے اس امر کی کہ یہود کی مماثلت وموافقت کی بجائے اس امر میں

مخالفت اختیار کی یعنی جس مسیح کی یہود نے تکذیب کی اس کی امّت محمّدیہ نے تصدیق کی جس مسیح کی صلیبی موت کے وہ مدعی بنے اُس مسیح کے بچائے جانے کے یہ قائل ہوئے اور یہ سب کارروائی مفہوم پیشگوئی مخبر صادقؐ کے سراسر خلاف ہے کیونکہ پیشگوئی میں تو امّت محمدیہ کی یہود کے ساتھ اشدّ درجہ کی مماثلت مذکور ہے اور یہاں اس کے خلاف ظہور ہے اور یہ ممکن نہیں کہ افضل المرسلینؐ کی مؤکد بقسم پیشگوئی غلط ہو جائے اور سب سے بڑے جرم میں یہ امت یہودیوں سے پیچھے رہ جائے یہ ہو نہیں سکتا۔ پس مماثلت کا پیدا ہونا لازمی اور ضروری ہے جس کو ہم انشاء اللہ آگے بیان کرینگے

۱۔ بھلا سوچو تو کہ اگر یہ امت مسیح اسرائیلی کی تکذیب کرتی۔ تو مثل یہود کیوں کہلاتی یہودی ہی نہ بن جاتی کیونکہ جس رسول کی یہود نے تکذیب کی تھی اگر اسی رسول کی یہ امت بھی تکذیب کرتی تو جو نتیجہ اُس تکذیب کا یہودیوں کے حق میں ہوا تھا کہ وہ تکذیب مسیح کے باعث تصدیق خیر الرسل سید الانبیاء مثیل موسےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم ہو گئے وہی نتیجہ ان لوگوں کے لیئے ہوتا۔ کہ یہ بھی اُس کی تکذیب کر کے مثیل موسےٰ کی تصدیق سے محروم رہتے اور ایسی صورت میں مثیل یہود نہیں بلکہ ان کو یہودی ہی کہتے

۲۔ پیشگوئی کا منشا یہ نہیں ہے کہ امت محمدیہ وہی فعل کریگی جو یہود و نصاریٰ نے کیا تھا۔ بلکہ اس کا مفہوم صاف یہ ہے۔ کہ

کہ ویسے ہی فعل کرے گی۔ وہی فعل۔ اور ویسا ہی فعل میں ان دونوں میں فرق ہے۔ وہی فعل جب ہو کہ مسیح اسرائیلی کی تکذیب کریں۔ وہی میں عینیت ہے اور ویسا میں غیرت۔ اور یہ غلط ہے کہ وہی اعمال جو یہود کے تھے اس امت کے ہونگے۔ ایسا ہونے سے تو یہ امت امت محمدیہ نہ رہے گی بلکہ امت موسوی جسکو یہودی ہی ہو جائے گی لہذا یہ ہمچو قسم اعمال کرے گی جس سے مماثلت کا درجہ حاصل کرے

سوال۔ بتاؤ ؟ کہ اس فعل تکذیب مسیح میں جو بڑا گناہ یہود کا تھا۔ اس امت کی مماثلت کس طرح ہوئی اگر نہیں تو پیشگوئی غلط ہوتی جاتی ہے۔ اگر ہوئی تو کیونکر؟

الجواب۔ پیشگوئی سچی ! اُس اصدق الصادقین کا فرمودہ جس کی شان میں ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ کا خدائی فرمان ہے۔ ہرگز غلط نہیں ہو سکتا مسلمانوں کا یہ خیال بھی اس پیشگوئی سے غلط ہوا جاتا ہے کہ وہی بنی اسرائیلی نبی مسیح ابن مریم آسمان سے آکر دوبارہ زمین پر اپنا سکہ چلائے گا۔ اور اس کی غلطی یوں سمجھ میں آسکتی ہے کہ اگر اسی مسیح بنی اسرائیلی کا دوبارہ آنا مانا جائے تو امت محمدیہ کی چار حالتیں اس بارے میں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ تمام امت محمدیہ کے جمیع مختلف فرقے نہ اس کی تصدیق کریں نہ تکذیب۔

ب۔ تمام اسلامی فرقے اس کی تصدیق کریں
ج۔ تمام اسلامی فرقے اس کی تکذیب کریں۔ معاذ اللہ
د۔ کچھ فرقے تصدیق اور کچھ فرقے تکذیب کریں

ان چاروں صورتوں میں سے ایک بھی ایسی نہیں جس پر عمل کرنے سے امت محمدیہ مماثلت یہود پیدا کرے۔ جس کا ہونا برائے پیشگوئی مذکورہ لازمی اور ضروری ہے یعنی اگر شق اول پر عمل ہو۔ تو علاوہ ازیں کہ ہزارہا سال تک جس انسان کو آسمانی قیام گاہ اسی دوبارہ تشریف آوری کے لیئے تمام بنی آدم سے نرالے طور پر نصیب ہوئی ہے اس کی یہ عجوبہ رونق افروزی اس امت کی نظر میں محض ایک فعل عبث سمجھی جائے یہود کے بھی سراسر خلاف ہے یہودیوں نے تو اس کی تکذیب کی تھی چپ چاپ نہیں بیٹھے تھے پس یہ فعل یہود کا نہیں جس کے ساتھ بالشت بہ بالشت امت محمدیہ کی مطابقت ہو۔ اگر شق دوئم پر عمل کیا جائے تو یہ بھی یہود کے خلاف ہے یہود نے ہرگز اس کی تصدیق نہیں کی۔ اگر شق سوئم پر عمل ہو تو یہ بھی خلاف یہود ہے کیونکہ یہود نے کبھی ایسا نہیں کیا کہ ایک لمبے زمانہ تک تو وہ اس کے مصدق رہے ہوں اور دوسرے کسی زمانے میں جا کر اس کے مکذب ہو گئے ہوں۔ جیسا کہ امت محمدیہ کا عمل فرض کیا جائے۔ کہ تا یوم ورود تو تمام امت اس کو سچا نبی۔ خدا کا رسول مانتی رہی ہے اور آنکھوں دیکھ کر اس کا انکار کر دے اس میں بھی مماثلت یہود

نہیں ایسا ہی چوتھی شق کے عامل بننے والے شق دوئم و سوئم کے
اندر شمار ہو چکے ہیں یعنے مصدقین شق دوئم ہیں اور مکذبین شق سوئم
میں یہ بھی مخالفت یہود ہے بہرحال یہود سے مماثلت پیدا نہیں ہوگی
جب کہ مسیح اسرائیلی تشریف لائے اور مماثلت کا ہونا حسب پیش گوئی
مخبر صادق ضروری اور اٹل ہے مگر اسرائیلی نبی کا ورود اس پیشگوئی کو
غلط کر رہا ہے لہذا یہ خیال درست نہیں کہ دوبارہ مسیح کے آنے پر
امت محمدیہ اس کی تکذیب کر کے اس پیشگوئی کو پورا کر دے گی
یہ فخر تو آج ہی مخالفین حضرت اقدس علیہ السلام کو حاصل ہے

پیش گوئی کے مصداق کون ہیں؟

ہم بتاتے ہیں کہ اس پیش گوئی کے مصداق کون ہیں اور کیونکر ہیں؟
اوپر بہ تفصیل بیان کر دیا ہے کہ اصیل مسیح یعنی بنی اسرائیلی رسول
کی تکذیب اصیل یہودی نے کر کے مغضوب نام پایا۔ اور محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی امت کو کھول کر اور قسم کھا کر فرمایا کہ تم یہود و نصاریٰ کے
قدم بقدم۔ دست بدست یغل بالنعل بالشب بالشت پیروی کرو گے جس سے
بعبارت النص معلوم ہو گیا کہ امت محمدیہ تمام بد اعمال و جرائم میں
خواہ خفی ہوں یا جلی صغیرہ ہوں یا کبیرہ یہود کے ہم پلہ بلکہ کچھ بڑھکر ہوگی
اور یہ بھی تسلیم شدہ امر ہے کہ بڑا جرم یہود کا مسیح ابن مریم کی تکذیب
تھی اور اس بڑے جرم کے مقابلے میں بموجب مفہوم پیش گوئی

طابق النعل بالنعل ہونے کی غرض سے اس امت کا بھی ویسا ہی نہ کہ ایسا فعل ہونا چاہیئے اور ویسا ہی فعل اسی مسیح اسرائیلی کے وارد ہونے پر نہ تصدیق کرے اور نہ تکذیب کرنے سے کہلا سکتا ہے تا وقتیکہ ویسا ہی مسیح نہ ہو۔ پس بداہتاً یہ امر بپایہ ثبوت پہونچ جاتا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے مطابق امت محمدیہ مثیل یہود جب ہی ہو سکتی ہے کہ کوئی **مثیل مسیح** آوے اور مثیل یہود یہ اس کی تکذیب وتذلیل وتوہین کریں۔ تب جاکر اس خبر مخبر صادق کی تصدیق ہوسکتی ہے ورنہ نہیں۔ سو الحمد للہ کہ خدا نے اپنے پیارے حبیب صلعم کی پیشنگوئی کو حرف بحرف سچ کر دکھایا کہ مثیل مسیح کو بھیجدیا جس کی تکذیب مثل یہود کرکے یہ امت مثیل یہود بنی۔ اور سب سے بڑھ کر تکذیب میں فرقہ اہل حدیث نے عموماً۔ اور ثناء اللہ مکذب نے خصوصاً حصہ لیکر یہود کے قدم سے قدم اور ہاتھ سے ہاتھ جا ملایا۔ جس سے **مثیل یہود** نام پایا۔ فبشرناہ بعذاب الیم

یہ امر بھی سوچنے کے لائق ہے۔ کہ خداوند جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسئے علیہ السلام فرمایا ہے۔ جیسا کہ توریت میں موجود ہے کہ میں تیرے بھائیوں میں سے تجھ جیسا نبی بھیجوں گا۔ اور قرآن مجید میں اس کی تصدیق ان الفاظ میں ہے۔ " انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ لفظ کما سے مماثلت کا اظہار کردیا۔ اور جیسا بنی اسرائیل کو ان کے زمانے کے عالمین پر فضیلت دی گئی تھی جس کا بیان پارہ اول میں اس طرح ہے۔

یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم و انی فضلتکم علی العالمین ط
اس کے مقابلے میں امت محمدیہ کو خیر امت کا لقب عطا ہوا۔ ایسا ہی
خلفائے محمدی کو مثیل خلفائے موسوی فرمایا دیکھو الہام الہی کے یہ
الفاظ "وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم کما استخلف
الذین من قبلھم" یہاں بھی کما کے لفظ سے مماثلت کو بیان کیا ہے
ان تمام مماثلتوں پر غور کرنے کے بعد ہر اہل دانش سمجھ سکتا ہے
کہ جیسے پہلے تھے ویسے ہی پچھلے ہونگے نہ کہ وہی پہلے پچھلے بن جائینگے
یا پچھلے ہی پہلے ہو جائیں گے۔ نہیں ہرگز نہیں پچھلے پہلوں جیسے
ہونگے۔ نہ کہ وہی۔ یعنی جو پہلے بھلائی میں ترقی کرتے رہے ان
کے مثیل پچھلے ان سے بڑھ کر نیکی و خداترسی میں ترقی کرینگے۔ اور
جو پہلے برائی اور بداعمالی میں بڑھتے رہے ان کے مثیل پچھلے بدی
میں چار قدم ان سے آگے ہونگے چنانچہ دیکھ لو۔ موسیٰ علیہ السلام
سے مثیل ہوئے قرب الہی اور کمال انسانی میں نقطہ انتہائی پر پہنچ گیا
اللھم صل علی محمد و علی آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم ط نہ موسیٰ کا نزول
ہوا نہ مثیل موسیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا ہی امت موسوی کے خلفا
نے بہت عزت پائی کہ نبی اور رسول بنائے گئے۔ جو شریعت موسوی
یعنی توریت کے تابع رہے۔ جیسے ہارونؑ۔ ادریسؑ یونسؑ یحیٰیؑ۔ ذکریا
وغیرہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ امتی بھی تھے۔ اور نبی بھی۔ ویسا ہی
ان کے مثیل خلفاء محمدی اس قانون مثبتہ کے مطابق امتی بھی تھے اور

بنی بھی مگر بپاس ادب رسالت خاتم النبیینؐ بوجہ قرب .... زمانہ رسالت
ان کو بنی سے موسوم نہیں کیا گیا۔ خلفار سے نامزد ہوتے رہے ۔ الا
موسئے کے خلفار سے مثیل موسئے کے خلفار مدارج و مراتب و
قرب و روحانیت میں اسی نسبت سے بڑے ہوئے تھے جس نسبت
سے موسئے سے مثیل موسئے صلی اللہ علیہ وسلم افضل تھے یہ ایک صداقت
ہے۔ سوچنے والا سوچے اور سمجھنے والا سمجھے۔ معاندین کو یہ کلمہ
تیر سے زیادہ جگر دوز اور زہر سے زیادہ کڑوا معلوم ہو گا۔ مگر ہم مجبور
ہیں۔ کہ سچائی کو چھپا نہیں سکتے۔ ایسا ہی موسئےؑ کے صحابہؓ و مومنین
سے مثیل موسئے صلعم کے صحابہ و مومنیں ایمان و ایقان و مدارج
ہیں اسی نسبت (موسئے و مثیل موسئے والی) سے افضل و اکرم تھے
یہ حصہ افضل تو مقابلتًا۔ اخیار البشر کا ہوا۔ کہ موسئےؑ سے مثیل موسئے
افضل۔ خلفائے موسئے سے خلفائے مثیل موسئے افضل صحابہ موسئےؑ
سے صحابہ مثیل موسئے افضل۔ مومنین موسئے سے مومنین مثیل موسئے
افضل۔

اس کا دوسرا حصہ اسفل جو اشرار الناس ہیں ان کا مقابلہ سنو
قوم بنی اسرائیل کو خدائے عز و جل نے خطاب افضیلیت (فضلتکم
علے العالمین) کا عطا فرمایا جو مسیح ابن مریم کے عہد رسالت میں
اس کی تذلیل و تکذیب کرنے کے جرم میں چھینا جا کر مغضوب
ضالین سے بدلا گیا یعنے جو افضل عالمین تھے وہ اپنی بداعمالیوں کے

باعث ارذل العالمین بن گئے۔ اللھم احفظنا ولا تجعلنا منہم۔ آمین۔ ان کے مثیل اس امت میں سے انہنے مزید بدکرداریاں کرکے بجائے خیر امت کے مکرم خطاب کے شر امت کے مکروہ درجے پر پہنچ گئے جس کا ثبوت اہلحدیث اخبار اور الکلام المبین وغیرہ امرتسری کے علاوہ ہر فرقے کے اخبار و رسالہ جات وتحریرات و بیانات سے زبانزد عام وخاص ہو چکا ہے۔ اس لیئے بیان کی ضرورت نہیں۔ غرضیکہ موسئے اور اس امت کی نیکوں کے مقابلے میں مثیل موسئی اور ان نیکو نکے مثیلوں نے نیکی میں سبقت کی اور موسوی امت کے بدکارون کے مقابلے میں۔ اُن کے مثیلوں محمدی امت کے بدکرداروں نے بداعمالی میں اُن سے بڑہ کر ترقی کی۔ اور ایسا ہونا ضروری تہا۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان وحی ترجمان سے تیرہ سو سال پیشتر فرما دیا تہا۔ کہ یہ امت یہود بے بہود کے قدم بقدم چلیگی۔ بلکہ ایک قدم آگے رہے گی۔ اس تمام تقریر کو بغور پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچنا آسان ہے کہ پہلی امت کے نیکوں کے مثیل نیک اور بدوں کے مثیل بد اس امت میں ہونگے۔ اور ہیں۔ اور پیشگوئی مخبر صادق بالکل سچی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بہی سمجھ میں آگیا ہوگا۔ کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مثیل موسئے اور آپ کے خلفا مثیل خلفائے موسئے بہ نص قرآن ہیں آپ کی امت مثیل امت موسئے بہ نص نبی آخر الزمان صلعم ہے تو کیونکر ممکن ہے۔ کہ جو مسیح آوے وہ وہی نبی اسرائیلی رسول ہووے نہ کہ

اس کا کوئی مثیل جس سے مماثلت امت موسوی اور امت محمدی کی قائم رہے اور نہ صداقتِ پیشگوئی محمد صلعم ہی ظاہر ہو اور نہ قرآن مجید کی تصدیق ہی ہو۔ اگر ایسا نہیں تو بتاؤ موسوی خلفاء میں سے مسیح جو آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا تھا۔ اس کے مقابلے میں بحکم آیت استخلاف لفظ کما کے مطابق محمدی خلیفہ کون ہے اور کہاں ہے جو اس کا مثیل ہو اور یہ بھی بتاؤ کہ تمکو جبکہ مثیل یہود کہا گیا ہے۔ تو کس دن تم یہود کے اس فعل تکذیب مسیح ابن مریمؑ کے مطابق اپنا عمل دکھلاؤ گے۔ تاکہ بالشت بہ بالشت ان سے مطابقت ہو؟ اور یہ بھی سوچ لو۔ کہ اگر اسی مسیح رسول بنی اسرائیل کے تم کسی وقت مکذب بننا چاہو۔ تو یہ اس پیشگوئی کے خلاف ہے کیونکہ ایسی حالت میں تم مثیل یہود نہیں کہلاؤ گے۔ بلکہ عین یہودی بن جاؤ گے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنی پڑے گی اس لیئے کہ اصیل مسیح کے مکذبین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی تصدیق نہیں کی جو اسی انکار مسیح کی وجہ سے تھی جسکو قبل ازیں مفصل لکھہ چکے ہیں پس اس طرح مماثلت بہ یہود نہ ہوگی۔ بلکہ مخالفت بہ یہود ہوگی کوئی پہلو بھی تم اپنے لیئے اس پیشینگوئی کے مصداق بننے کا جس کا بتانا لازمی ہے نہیں بتلا سکتے بجز ایک سچی بات کے کہ اصیل یہود نے اصیل مسیح کی تکذیب کی مثیل یہود نے مثیل مسیح کی۔ اور یہی مدعا ہے اس پیشگوئی کا نیز سورۃ فاتحہ کی دعا غیر المغضوب علیہم و لا الضالین کا

ایک اور طرح سنو!

امت موسیٰ کا فعل	امت محمدیہ کا فعل
موسیٰ علیہ السلام مسیح ابن مریم سے تیرہ چودہ سو برس پیشتر رسول ہو کر آئے یہود نے انکی تصدیق کی اور ان کی بعثت توریت کو اپنا دستور العمل بنایا۔	ایسا ہی مثیل موسیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ چودہ سو برس پیشتر مثیل مسیح ابن مریم سے تمام جہان کیلئے رسول ہو کر آئے اور مثیل یہود نے آپکی تصدیق کی اور آپکی کتاب قرآن مجید کو اپنا دستور العمل بنایا۔
یہود نے باوجود مسیح موعود کی پیشگوئی پر ایمان رکھنے کے جسکو موسیٰ اور خلفاء موسوی نے فرمایا تھا مسیح موعود کے آتے ہی انکار کر دیا۔ اور اس کی رسالت ومبشرات ومنذرات کے مکذب ہو گئے	۲ اسیطرح مثیل یہود نے باوجود مسیح موعود کی پیشگوئی پر ایمان لانیکے جس کو مثیل موسیٰ و مثیل خلفاء موسوی نے فرمایا تھا مثیل مسیح کے آتے ہی انکار کر دیا۔ اور اس کی رسالت ومبشرات ومنذرات کے مکذب ہو گئے
۱ اصیل یہود اصیل مسیح کی تکذیب کو عین مطابق توریت اور طالمود وغیرہ کتب احادیث مذہب خود کے قرار دیتے تھے اور سمجھتے تھے کہ مسیح موعود مطابق پیشگوئیوں مندرجہ صحف احادیث کے نہیں آیا اس لئے قابل تسلیم نہیں	۲ اسیطرح مثیل یہود نے مثیل مسیح کی تکذیب کو عین مطابق قرآن وکتب احادیث کے قرار دیا۔ اور کہا کہ مثیل مسیح مطابق پیشین گوئیوں مندرجہ احادیث کے نہیں آیا۔ اس لئے قابل تسلیم نہیں۔

امت موسیٰ کا فعل	امت محمدیہ کا فعل
اصیل یہود اصیل مسیح کی تکذیب کرکے یہ نہیں مانتے تھے کہ ہمنے اس فعل سے توریت وصحف انبیاء و موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی ہے۔	اسیطرح مثیل یہود مثیل مسیح کی تکذیب کرکے یہ نہیں سمجھتے کہ ہمنے اس فعل سے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ و مثیل موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی ہے۔

ان موٹی موٹی مماثلتوں سے بالتصریح ثابت ہوگیا کہ امت محمدیہ مثیل یہود بنکر مثیل مسیح کی تکذیب کریگی تب ہی تو یہود کے قدم بقدم رہیگی۔ اور جیسے کام یہودی کرتے تھے ویسے ہی فعل یہ کریگی۔ اگر وہی مسیح جسکی یہود نے تکذیب کی اور برخلاف اُنکے محمدیوں نے تصدیق کی پھر وارد ہوجاوے تو کسیطرح بھی یہ امت مصداق اس پیشگوئی متفق علیہ کی نہیں ٹھہر سکتی نہ اُسکی بعد تصدیق کیے تکذیب کرنیسے اور نہ کسی تجدید تصدیق سے تکذیب سے تو یہودی ہی ہوجاوے اور تصدیق سے مسلمان رہیگی نہ مثیل یہود۔ اور پیشگوئی کے مطابق یہود کے اس جرم قبیح تکذیب مسیح کے مقابلے میں اُمت محمدیہ کا ویسا ہی فعل ہونا لازمی ہے ورنہ یہود کی پیروی کرکے سوسمار کے سوراخ میں گھسنے کی مثال ہرگز پوری نہیں ہوسکتی۔ لہذا نتیجہ صاف ہے کہ مکذبین حضرت مرزا صاحب مسیح موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام مثیل یہود ہیں اور رام لسترل وغیرہ مکذب انہیں سے نمبر اول پر فتفکروا یا اولی الابصار۔

یہانتک بالاختصار ہمنے اس بات کا کافی ثبوت دیدیا ہے کہ یہود نے

مسیح موسوی کی تکذیب کر کے مغضوب نام پایا اور امت محمدیہ میں سے انکے نقش قدم پر چلنے والوں نے مسیح محمدی کی تکذیب کر کے مثیل یہود بننے کا فخر حاصل کیا۔ اب اتنا اور بتا دیا جاتا ہے کہ پیشگوئی مذکورۃ الصدر کا مصداق سلسلہ احمدیہ اور اس کا بانی کسی طرح بھی نہیں ہو سکتا۔

یہودیت	احمدیت
یہود کا یہ دعوے نہ تھا۔ لہذا مماثلت بہ یہود غلط البتہ مماثلت مسیح ابن مریم صحیح ہے۔	(۱) مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوے مسیحائی و ماموریت کا تھا۔
یہود نے مسیح موعود کی تکذیب کی۔ اور احمدی یہود کے خلاف چال چلے پس یہ مثیل یہود نہ ہوئے کیونکہ یہ مثیل مسیح کے مصدق ہوئے	(۲) متبعین حضرت اقدس نے حسب پیشگوئی مخبر صادق کہ مسیح ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور تمہارا امام ہوگا تم میں سے اور بموجب حکم قرآن کہ تم میں سے ہی خلیفہ بنائے جائینگے نہ کہ ان میں سے یعنے امام اور خلیفہ محمدی منکم ہونگے نہ کہ منہم حضرت مسیح موعود خلیفۃ الرسول کی تصدیق کی۔

بعد ازیں مماثلت بہ نصاریٰ کی کیفیت ملاحظہ فرمائیے کہ حسب پیشگوئی مذکورہ رسالہ نہ النصاریٰ سے قدم کس کا ملا ہے شروع مضمون میں ہم نے بتا دیا ہے کہ نصاریٰ کا سب سے بڑا جرم جو نا قابل معافی ہے وہ مسیح ابن مریم میں باوجود اسکو بشر اور نبی جاننے کے خدائی صفات کا ماننا ابن اللہ جاننا خدائی کا شریک گرداننا۔ آسمان پر چڑھانا۔ خدا کے پاس بٹھلانا محیی اموات و

وخالق الاشیا رہنا وغیرہ ہے۔ اب دیکھو مثیل نصارے نے کہاں تک ان کا ساتھ دیا۔ اور ان کے ہاتھ سے ہاتھ اور قدم سے قدم ملایا ہے

افعال نصارے	افعال مثیل نصارے
(۱) مسیح میں بشریت بھی ہے اور الوہیت بھی مسیح عام بشروں سے نرالا ہے کھانا پینا وغیرہ خواص بشریت ہیں مگر باقی افعال مثلاً مردے زندہ کرنا۔ خالق الاشیاء ہونا۔ اندھوں کو بینا کرنا بیماروں کو شفا دینا آسمان پر جا کر رہنا یہ سب صفات بشر کے نہیں ہیں۔ الٰہی افعال ہیں۔ ورنہ دیگر انبیاء میں جو کہ بشر ہیں ان صفات میں سے کوئی صفت بروئے قرآن دکھلاؤ خصوصاً افضل الرسل میں۔	ایسا ہی ان کی ہاں میں ہاں ملا کر مثیل نصاریٰ نے کہا۔ کہ مسیح کو دیگر انبیاء پر قیاس کرنا غلطی ہے کسی نے کہا مسیح کی ہر ایک بات نرالی ہے۔ کسی نے کہا کہ مٹی کے جانور بنا کر پھونک مارنے سے وہ پرندہ بنا دیتے تھے وہ اندھے مادر زاد اور کوڑھیوں کو اچھا کرتے تھے مردوں کو زندہ کر دیتے تھے اور لوگوں کے گھر کا مال بتا دیتے تھے وہ آسمان پر رہتے ہیں۔ وہ باوجود خاکی جسم کے کھانے پینے کے محتاج نہیں۔ اور ان پر مرور زمانہ کا کچھ اثر نہیں وہ الآن کما کان کے مصداق ہیں وہی دوبارہ دنیا میں آئینگے۔ سب کو عیسائی یا ملحد یعنی یا حنفی یا شیعہ وغیرہ بنائیں گے۔ من الهفوات۔ یہ ہی مطابقت نصارے کے ساتھ جو بالشت بہ بالشت اور قدم بقدم کی مصداق ہے۔

برخلاف اس کے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام اور اس کے معتقدین کو دیکھو کہ نصارے سے کسقدر مخالفت ہے نصارے کہتے ہیں مسیح زندہ ہے اور احمدی

کہتے ہیں۔ وہ وفات پاگیا عیسائی کہتے ہیں کہ وہ آسمان پر ہے احمدی کہتے ہیں کہ زمین میں ہے عیسائی کہتے ہیں کہ وہ دوبارہ آئیگا۔ احمدی کہتے ہیں۔ کہ بعد محمد صلعم کے اس کا آنا کیسا اور جو نبوت ہو گیا وہ آئے کہاں سے عیسائی کہتے ہیں وہ مردے زندہ کرتا۔ مادرزاد اندھوں کو آنکھیں بخشتا۔ کوڑھیوں کو شفا دیتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ احمدی کہتے ہیں کہ یہ خلاف ہے۔ کلام الہی کے کہ ایک بشر رسول تمام ہمجنسوں سے نرالا ہو اور خدائی صفات اپنے اندر رکھے قطعاً غلط ہے وہ وہی کام کرتا تھا جو اس سے پہلے انبیاء رسل اس کے بھائی کرتے تھے۔ غرضیکہ پیشینگوئی متفق علیہ کے مصداق احمدی ہرگز نہیں۔ اور چونکہ اس کے مصداق کا ہونا لازمی ہے۔ پس وہی اس کے مصداق ہیں جو نصاریٰ کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ اور اس کو خدائی صفات سے موصوف کرتے اور تمام رسولوں سے علیحدہ اور جمیع بشروں سے نرالا بشر قرار دیتے اور کہتے ہیں کہ اس کا قیاس دیگر انبیاء و رسل پر قیاس مع الفارق ہے اور وہ سب سے بڑھکر اہلحدیث ہیں جن کا اعلےٰ نمبردار مکذب امرتسر مثیل نصاریٰ ہے۔

الحمد للہ علیٰ احسانہ۔ کہ بحول و قوت الہی ہم نے آیت کریمہ سے جو قانون الہی کی مبیّن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نبی کے دشمن دنیا میں بنا دیتا ہے۔ جان لیا کہ ثناء اللہ جیسے وجودوں کا ہونا صداقت مسیح موعود علیہ السلام کی دلیل ہے اور اس کے مقابلے میں جب تک ثناء اللہ کوئی ایسی آیت نہ پیش کرے کہ اسی طرح جھوٹے مدعیان نبوت کے دشمن بھی خدا تعالیٰ مومنوں میں سے بنادیا کرتا ہے جیسا کہ اس آیت میں صاف فرمایا گیا ہے کہ خدا سچوں کے دشمن بنایا کرتا ہے۔ تاکہ انکی

سچائی کالشمس فی النہار ہوجائے ایسا ہی وہ قانون الہی جو مفتری علی اللہ یعنی
بنوت کاذب کے لیئے خداوند کریم نے اس کے مقابلے میں ظاہر فرمایا ہو کہ
ان کے لیئے بھی گالیاں دینے والے بُرا کہنے والے تردید وتکفیر وتکذیب و
توہین وتذلیل کرنے والے مومنین میں سے دشمن بنا دیا کرتا ہے تب
توہم مان لینگے کہ ثناء اللہ اور اس کے ہم خیالوں اور ہمزبانوں کا وجود حضرت
اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلے میں بھی دشنام دہی اور
تکذیب و توہین کرنے کے واسطے اس قانون الہی کے مطابق موجود
کیا گیا ہے اور جب تک ایسا نہ ہو اس وقت تک ہمارا دعوے صحیح
کہ مرزا صاحب صادق تھے اور ان کے مخالف عدو شیاطین الانس
میں سے کاذب ہیں۔ اگر در خانہ کس است حرفے بس است

دوسری بات بھی بپایہ ثبوت پہنچی ہوئی ہے کہ پیش گوئی متفق علیہ
کا مصداق دونوں گروہوں یعنی احمدی اور ان کے معاندین میں سے
معاند گروہ ہی ہے۔ احمدی ہرگز نہیں اور مماثلت یہود و نصارے
کرنے والے زیادہ تر یہی بدقسمت لوگ ہیں جو اہل حدیث کہلاتے ہیں۔
کیونکہ اصیل مسیح کے بدترین دشمن یہی یہودی تھے جو اہلحدیث ہی بنے
ہوئے طالمود وغیرہ کتب احادیث کو اپنا دستور العمل اپنی سمجھ کے مطابق بنائے
بیٹھے تھے۔ پس نعل بالنعل یہاں بھی وہی معاملہ ہے کہ اصیل یہود نے
اصیل مسیح کی تکذیب کی۔ اور مثیل یہود نے مثیل مسیح کی تب جا کر کہیں ایکے
ہمپلہ ہوئے جو مفہوم ہے پیشگوئی مذکورہ کا ورنہ ثناء اللہ یا اس کا کوئی

ہمسفیر امورات ذیل کا جواب رقم کرے تو ہم انشاء اللہ اس پر غور کرینگے۔

خلاصہ امور جواب طلب از اہل حدیث وغیرہ مخالفین حق

(۱) وہ متفق علیہ روایت و دیگر احادیث جو بطور شواہد و تائید روایت مذکورہ در بارہ مماثلت بہ یہود پیش کی گئی ہیں۔ اصح اور صحیح ہیں یا نہیں؟

(۲)۔ اگر ہیں۔ تو یہ امت محمدیہ کے لئے بطور پیش گوئی کے ہیں یا نہیں؟

(۳) اگر ہیں۔ تو ان میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ اس امت کی بجمیع کبائر و صغائر مماثلت کلی کا ارشاد ہے جو مغائرت کو چاہتا ہے یا عینیت کا یعنی یہودی ہی بن جائیگا؟

(۴) اگر مماثلت کا ہے۔ تو فرمائیے یہود نامسعود تکذیب مسیح جیسے فعل قبیح کے مرتکب ہوئے یا نہیں۔؟

(۵) اگر ہوئے تو ان کے مقابلے میں بغرض مماثلت تمہارا بھی ویسا ہی فعل شنیع یعنے تکذیب مسیح ہونا چاہئے یا نہیں؟ کیونکہ پیش گوئی کا مفہوم یہی ہے کہ تم یہود کی ذرا ذرا سی بد اعمالی میں قدم بقدم رہوگے تو بھلا پھر بڑے جرائم میں وہ کیونکر تم سے سبقت لے جاسکتے ہیں؟

(۶) اگر ہونا چاہئیے۔ تو بتلاؤ کہ کیا اصیل مسیح کی تکذیب کرکے یہ
حق مماثلت تم ادا کر سکتے ہو۔ یا مثیل مسیح کی؟ کیونکہ اصیل مسیح کی تکذیب
سے تم مثیل یہود نہیں کہلاؤ گے۔ بلکہ یہودی ہی بن جاؤ گے۔

(۷) اگر اُسی مسیح اسرائیلی کی تکذیب تم کرو گے تو پھر مسلمان کیسے
رہو گے۔ اس سے تو ارتداد لازم آئے گا۔ جو نہ مماثلت بہ یہود ہے اور
نہ مسلمانی کی نشانی۔ سو چکر جواب دو کہ اسرائیلی مسیح کی تکذیب کا نتیجہ
جو یہود کو ملا وہ یہ تھا کہ وہ خاتم المرسلینؐ کی تصدیق سے بھی محروم رہ
گئے۔ پس اُسی مسیحؑ کی تکذیب سے کیا تم بھی کبھی شفیع المذنبینؐ سے
منکر ہو جاؤ گے؟ اگر ایسا کرو تو یہ نہ مماثلت بہ یہود ہے۔ اور نہ پیشگوئی
کا مفہوم۔ پس یہود کے مثیل تم تب ہی بن سکتے ہو جبکہ کوئی مسیح کا مثیل آوے
مسیح اسرائیلی کا آنا تمہارے مثیل یہود بننے کے لئے کافی نہیں ہے تاوقتیکہ کوئی مسیح نہ آوے جو تم کو مثیل یہود [illegible]

(۸) اب بتاؤ کہ تمہاری مماثلت بہ یہود کے لیے کسی مثیل مسیح
کی ضرورت ہے یا نہیں؟

(۹) پھر بتاؤ کہ تمہارے زمانہ میں ایک مامور من اللہ مثیل مسیح
ہو کر آیا تو تم نے اس کی توہین تکذیب تکفیر کرکے اصیل یہود کے
ساتھ بالشت بہ بالشت اور قدم بہ قدم مماثلت پیدا کرکے مثیل
یہود بن کر پیشگوئی متذکرہ صدر کو پورا کر دیا۔ یا نہیں؟

(۱۰) جبکہ اصیل یہود نے اصیل مسیح کی تکذیب کرکے خطاب
افضل العالمین چھنوا کر مغضوب و ذلیل کا طوق پہن لیا۔ تو

مثیل یہود نے مثیل مسیح کی تکذیب کر کے خیر امت کا نام مسل چھوڑ کر شر امت کا لقب اور غضب و ذلت کا خلعت زیب تن کر لیا۔ یا نہیں؟ تلک عشرۃ کاملہ

تیسری بات۔ ناظرین رسالہ ہذا سے یہ درخواست ہے کہ اس پیش گوئی کے مطلب و معنی پر خوب نظر رکھیں۔ اور بھولیں نہیں انشاء اللہ ہم کئی موقعوں پر امت یہود کے ساتھ امت ہذا کی مماثلت و مشابہت آئندہ دکھلاتے رہینگے۔ یہ ایک وسیع اور نیا مضمون ہے۔ انشاء اللہ پر لطف اور جامع ہو گا۔ خدا تعالے مجھے اس کی تکمیل کی توفیق دے۔

آمین!

ناصحانہ نظم

ثناء اللہ اگر تجھ میں رہا کچھ شرم و حیا باقی
تو بول اُٹھ اب تری ذلت میں ہے کیا رہ گیا باقی
جو تجھ میں آدمیت تھی وہ مدت سے گئی گذری
رہا اک یہودیت کے ہے اب تجھ میں کیا باقی

نہ کچھ باقی رہا ہے علم و فضل و عقل و دانش سے

نہ بو ایماں کی تجھ میں ..... نہ زہد و اتقا باقی

کہاں کی افضلیت ۔ مولویت ہے لئے پھرتا

یہودوں میں نہ تجھ جیسے بہت تھے پارسا باقی ؟

بنا پھرتا ہے علم خشک پر مغرور ہو ۔ فاضل !

نہیں ہیں کیا تجھ سے بڑھکر منکر اسلام کیا باقی ؟

خدا کے برگزیدوں کی نہ کر تکذیب اے ناداں !

خدا سے ڈر اگر تجھ میں ہے کچھ خوف و رجا باقی

مکذب انبیاؤں کے جو تھے بدبخت تجھ جیسے

کلام اللہ میں جن کا ہے ۔ اب تک تذکرہ باقی

ہوا انجام کیا ان کا ذرا قرآن میں پڑھ لے

بنا ان کا کہاں ہے تجھ سوا کوئی پتا باقی

تجھے لازم ہے عبرت حال سے ان کے کرے حاصل

اگر اس کے لئے تجھ میں ہے کچھ فکر رسا باقی

جری اللہ کی تکذیب سے ثابت کیا تو نے

کہ دشمن انبیاؤں کا ہے تو ہی اک رہا باقی

مرے ہیں سینکڑوں کافر دعائے ابن مریم سے

نہیں ہے کیا حدیثوں میں بھی یہ ابتک لکھا باقی ؟

مباہل بن کے خود تو نے نہ کیوں یہ آزما دیکھا ؟

کہ مٹ جاتا سبھی جھگڑا نہ رہتا کچھ ترا باقی

مُغل کو دیکھکر تو فارسی بھولا ہی کرتا تھا

مگر شوخی وہی اب تک ہے کیوں اے بیحیا باقی ؟

خدا کا ہاتھ آکر خود کرے گا فیصلہ تیرا

رہیں گے کب تلک تیرے بھلا جور و جفا باقی

بہت نزدیک ہے اے غافل اب تقدیر ربانی

نہ دشمن ہی رہیں گے اور نہ اُن کے اقربا باقی

نصیحت مان لے قاسمؔ کی اے امرتسری ناداں

اگر اسلام کی تیرے بدن پر ہے ردا باقی

اطلاع

احمدی نمبر اول میں ... امت محمدیہ کا مثیل یہود ہونا باحسن وجوہ بیان ہو چکا ہے آیندہ بھی انشاء اللہ موقعہ بموقعہ اس مماثلت کا ذکر ہوتا رہیگا اگلا نمبر احمدی کا بحول و قوت الٰہی انشاء اللہ عجیب مضمون کا شائع ہو گا جس کی سرخی "علماء خلف" ہو گی۔ ناظرین دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کی اشاعت کی جلد توفیق عطا فرمائے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ احمدی کسی مقرر تاریخ پر شائع ہو۔ بلکہ بلا قید وقت ہر ماہ میں ایک جلد اس کی ہدیہ ناظرین ہوتی رہے گی۔ اور ہر سال میں ۱۲ رسالے نکال دیئے جائیں گے۔

عاجز قاسم علی احمدی مولف

۲۳- دسمبر ۱۹۱۰ء

مختصر فہرست کتب نایاب موجودہ الحق الجنبی

اشاعۃ السنۃ نبویہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا۔ ماہوار رسالہ مجلد

جلد اول بابت ۱۸۷۸ء عا

" دوم بابت ۱۸۷۹ء سے

" چہارم بابت ۱۸۸۱ء سے

" پنجم بابت ۱۸۸۲ء سے

الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ ایڈیشن اول مولوی صدیق حسن خان نواب بھوپال کی مشہور تصنیف متضمن حالات مبارک حضرت سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم مجلد عمر

اقتراب الساعۃ۔ ایڈیشن اول۔ خلف نواب صدیق حسن خاں کی اردو تصنیف جسمیں حالات و نشانات قرب قیامت و ظہور مسیح و مہدی علیہم السلام و خروج دجال یاجوج ماجوج کے قابل دید حالات ہیں نایاب کتب قیمت صرف عہ

حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ۔ فارسی تصنیف صدیق حسن خاں کی مشہور و معروف جامع حالات و نشانات و آیات قیامت و نزول مسیح و مہدی علیہم السلام و خروج دجال نایاب مجلد ایڈیشن اول عہ

تسلیۃ المصاب در رسالہ نجات و ہلاکت فضائل صحابہ از قرآن و حدیث و بیان موجبات نجات و ہلاکت مفصل از قرآن و احادیث مولفہ نواب بھوپال ایڈیشن اول مجلد عہ

حدیث الغاشیہ مولفہ نواب صدیق حسن ابتدائے آفرینش دنیا سے تا قیام قیامت کے حالات و واقعات از کتب اسلامیہ مجلد عا

ہمارا مذہب

اس کتاب میں عاجز قاسم نے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم و مغفور کا مذہب حضور ہی کی جملہ تصانیف مبارکہ براہین احمدیہ سے لیکر پیغام صلح تک سے ہر ایک مسئلہ کے متعلق بلفظہ نقل کر کے جمع کر دیا ہے جس سے تمام معترضین دم بخود ہو گئے اور کسی کو آج تک جرأت نہ ہوئی کہ آپ کا مذہب آپ کی تصانیف سے بلفظہ کتاب ہذا کے خلاف ثابت کر سکے۔ ۲۰ جزو کی کتاب عمدہ خوشخط مجلد صرف ۱۰/

منیجر الحق الجنبی دہلی

تبرک متبرک رجسٹری شدہ

عکس نامہ مبارک حضور انور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بنام مقوقس سلطان

یہ اس مبارک خط کا فوٹو ہے جو رسول اللہ صلعم نے مصر میں قبط کے بادشاہ مقوقس سلطان کو حاطب بن بلتعہ عمرو بن عمیر بن سلیم کے ہاتھ بمعہ مہر نبوت لگا کر بھیجا تھا۔ آپ نے ۷ سنہ ہجری میں یہ خط روانہ فرمایا تھا۔ یہ نامہ متبرک بعض فرانسیسی سیاحوں نے ان سفروں میں جو قبط کی جانب کیے تھے۔ ایک سفر میں پایہ تخت مصر کے شہروں میں سے اخمیم کے گرجا میں ایک راہب کے پاس سے خریدا اور سلطان عبدالحمید خان والیٔ دولت عثمانیہ کی خدمت میں اسے لیکر حاضر ہوا۔ سلطان نے اسے نہایت حفاظت سے دیگر تبرکات نبویہ کے ساتھ قسطنطنیہ میں رکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ وہاں سے اس مبارک مراسلے کا فوٹو اتارا گیا۔ اور پایہ تخت قدیم دہلی سے نور نظر اہل اسلام ہوا۔ اس مبارک مراسلہ کی نقل موجودہ عربی میں معہ ترجمہ اردو مقابل میں ہے۔ میری رائے اور خواہش یہ ہے کہ ہر ایک کلمہ گو اور محمدی کے گھر میں یہ مبارک فوٹو رہنا چاہئے۔ جو خوشنما آئینہ میں لگایا جاکر باعث نزول برکت و زینت مکان بنایا جائے بجز دہلی کے یہ مبارک تحفہ دوسری جگہ نہیں مل سکیگا۔ ایک دفعہ منگا کر کم از کم اسکی زیارت سے مشرف ہو جاؤ پھر اگر آپ کی آنکھیں منور نہ ہو جائیں۔ تو واپس بھیجدو ہم فوراً واپس لے لینگے۔

ہدیہ فی عکس صرف عہ علاوہ محصولڈاک

منیجر الحق ایجنسی دہلی

مصحف عثمانی رجسٹری شدہ

حضرت امیر المومنین عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قرآن مجید کے ایک صفحہ کا اصلی فوٹو رجسٹری شدہ جو سوائے دہلی کے کسی جگہ سے دستیاب نہیں ہو سکتا۔ قابل دید ہے ہر مسلمان اسے زینت مکان بنا دے۔ ہدیہ فی عکس صرف عہ علاوہ محصولڈاک

منیجر الحق ایجنسی دہلی

عام قیمت سالانہ اندرون ہند ایک روپیہ چار آنہ غیر ممالک سے دو روپیہ سالانہ

فی رسالہ ۲/

ماہوار رسالہ

جلد اول — نمبر ۸ و ۹

احمدی

ہر انگریزی مہینے مین بلا تعین تاریخ شایع ہوتا ہے

مقصد اعلیٰ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اندرونی مخالفین کے اعتراضوں کا
مکمل و مفصل جواب دے کر صداقت بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا بدلائل اظہار کرنا

بابت ماہ اگست و ستمبر ۱۹۱۱ء

عاجز قاسم علی احمدی پرنٹر و پبلشر و ایڈیٹر نے
اپنے
احمدیہ پریس مطبع کر دہلی سے شایع کیا

عرق خضاب (ٹریڈ مارک) نمونہ شباب (ریلوے انجن)

قیمت ۱۲ ؍ — فی درجن پانچ روپیہ

ذرا آپ اس کو لگا دیکھیئے

صرف ایک شیشی منگا کر یہ عرق خضاب آزما دیکھیئے

محصول ڈاک بذمہ خریدار

صدہا اشتہاری خضاب آپ کی نظروں سے گذرے ہونگے۔ جنپر آپ نے بہت سا
روپیہ خرچ کرکے بجز زیرباری و تضیع اوقات کچھ فائدہ حاصل نہ کیا ہوگا۔ اس لیئے ممکن ہے کہ
آیندہ آپ اخباری خضابوں سے بدگمان ہوگئے ہوں۔ اور ہر ایک اشتہار کو جھوٹا ہی خیال کریں
لیکن بخدا ہم نے تو اپنی کمائی کا صدہا روپیہ اس شوق میں برباد کرکے ناکامی کا خیال
نہ کیا۔ اور پندرہ سال سے برابر اس کوشش میں رہے۔ کہ انشاء اللہ ہم مفید خضاب بنانے میں
ضرور کامیاب ہونگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ بفضل خدا ہمارا روپیہ اور وقت صرف شدہ سب کام
آگیا۔ اور جیسا ہم خضاب چاہتے تھے بنا ہی لیا جس کو عام شایقین نے قدردانی کی نظر سے دیکھا
اور پسند فرمایا لیکن ہمارا قدم آگے بڑھنا چاہتا تھا سو بڑھا۔ اور گھولنے لگانے یا باندھنے
کی تکلیف سے نجات ملی پس ہماری بات کو اشتہاری گپ نہ سمجھیں۔ اور ضرور اس نو ایجاد
عرق خضاب نمونہ شباب کو منگا کر آزمائیں یقین ہے۔ کہ ہم انشاء اللہ اس خضاب
سے عام پسندیدگی کا سرٹیفکیٹ پائینگے اور پھر اس کی قیمت بڑھائینگے۔ سردست ہم
اس کی شہرت کیلیئے نہایت کم قیمت رکھتے ہیں۔ تاکہ عام و خاص تک یہ ایک بار پہنچ جائے
ایک شیشی ہفتوں کے لیئے کافی ہے۔ معہ پرچہ ترکیب استعمال آٹھ آنے۔ دو اونس کی شیشی صرف ۱۲ ؍

المشتہر مستری قادر بخش احمد سنز ایجنٹس [illegible] کمپنی لمیٹڈ کوڑیا پل دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حبشی کا آئینہ

مشہور حکایت ہے۔ کہ ایک حبشی چلا جا رہا تھا۔ کہ راستے میں ایک آئینہ پڑا پایا۔ اس کو اٹھا کر جو دیکھا۔ تو اس میں اپنے ہی خط و خال اور سیاہ فام چہرہ کا عکس نظر آیا۔ تو حبشی نے غصہ میں آکر آئینہ کو ہی برا بتایا۔ اور جہاں سے لیا تھا۔ وہاں ہی جا گرایا۔ یہی قصہ امرتسری ہرزہ درا کو پیش آیا۔ کہ احمدی نے جب فضیلت مآب کی عکسی تصویر اور علمائے اہلحدیث کا فوٹو اُتار کر دکھایا۔ تو مارے خجالت و ندامت کے بے وفا سے اَور کچھ نہ بن آیا۔ مصور کو ہی بُرا بھلا سنایا۔ اور اپنے اخبار میں بہت سا بُرا بڑایا۔ مگر یہ خیال نہ فرمایا۔ کہ مصور بے چارہ کی کیا خطا۔ جبکہ اصل صورت ہی بدنما ہو تو اس کا عکس خوشنما کیونکر آسکتا ہے۔ بہرحال ہم خناس من الجنۃ والناس کے جلہ دس سواس کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور امرتسری کے لقوہ زدہ چہرے کے لئے دوسرا آئینہ دکھاتے ہیں۔

ہمارے ناظرین کو معلوم ہے۔ کہ احمدی کے صرف تین نمبر ہی شایع ہوئے ہیں۔ کہ جنکو پڑھکر دو ماہ مکار بحالت تباہ و زبوں ایک ہی چوٹ سے دم دبا کر

بھاگا۔ اور احمدی کی کاری ضرب نے اس کو ایسا ہولہان کیا۔ کہ نیم جان ہوکر کسی خدا کے مارے ہوئے۔ اور درگاہ کے دھتکارے ہوئے **کشتہ** کی پناہ میں آیا۔ بدقسمت مردہ صفت نے یہ نہ سوچا۔ کہ جو پہلے ہی سے **کشتہ** ہے۔ وہ نیم جان کا پشتہ کیا باندھیگا۔ مگر تاہم امرتسری کی تیغ جفا کے کشتہ میں کسی شیطانی روح نے حلول کیا جس سے ابوالفضول نے مدعائے دلی حصول کیا۔ اور ایک ٹوٹی پھوٹی لایعنی اور بے معنی تک بندی سے ارواح خبیثہ نجدیان ویہودیان (فی السقر) کو آب حمیم کا نار جحیم میں ایک جام پلایا۔ کیوں نہ ہو۔ آخر تو اُن کے آپ خلف الرشید ہیں نا۔ جب متواتر تین ماہ تک کشتہ کو کئی آنچیں دیئے جانے سے بھی بجز معمولی ملفل تسلی کے مجروح بیمار امرتسری ناہنجار کو کچھ افاقہ نہ ہوا تو پھر یہ جن

امیر المومنین کی دُہائی دینے لگا۔

کہ یا امیر احمدی سے میری جان چھڑایئے اور مجھے اس سے بچایئے چنانچہ خصم سے گھونگٹ کر کے منہ چھپانا۔ اور امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کو مخاطب کر کے اپنی چوڑیاں دکھانا یہ امرتسری کے زنانہ پن اور بزدلی کی بین دلیل۔ اور عجز و گریز کی زندہ مثال ہے۔ جیسا کہ ۱۳ مارچ اہلحدیث میں امرتسری خبیث نے مصرعہ مشہور کا مصداق بنکر کہ مہ نور مے فشاند و سگ بانگ می زند مستغیثانہ ایک مضمون بعنوان "نورالدین کا لوز" شایع کیا ہے۔ جس میں دونوں ہاتھوں سے جھوٹ

کی نجاست کو کھاتا ہوا۔ اور بے بسی و سراسیمگی دکھاتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ

"حکیم نورالدین صاحب خلیفہ قادیانی نے ایک رسالہ نیا مسمّٰی "احمدی" جاری کرایا ہے۔ (کاذب کا پہلا جھوٹ۔ احمدی) جسمیں خصوصیت سے "اہلحدیث" کے تعاقبات کے جواب دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ حکیم صاحب نے علاوہ خلیفہ ہونے کے اس رسالہ کی سرپرستی منظور کی ہے۔ (کاذب کا دوسرا جھوٹ احمدی) بلکہ ایک رقم خاص اس کی امداد کو جیب خاص سے عطا فرمائی ہے اس لئے ہمارا حق ہے۔ کہ اس کو حکیم صاحب کا ہی سمجھا کریں کیوں؟ نہ سگ دامن کار روانے درید۔ کہ دہقان نادان کہ سگ پرورید" بلفظہ صفحہ اول کالم اوّل

اس عبارت میں کذّاب اکبر نے انجمن کاذبین کے سکرٹری ہونیکا بلکہ ہی ثبوت دیا ہے۔ یہ دو جھوٹ ایسے صریح جھوٹ ہیں۔ کہ جو امرتسری کے سوا دوسرا نہیں بول سکتا۔

پہلا جھوٹ تو یہ لکھا کہ حکیم نورالدین صاحب نے احمدی جاری کرایا ہے۔ اور دوسرا جھوٹ یہ بولا کہ حکیم صاحب نے اس رسالہ کی سرپرستی منظور کی ہے۔ دلیل اس دروغگوئی کی یہ دی۔ کہ۔ ایک رقم خاص اس کی امداد کو حکیم صاحب نے جیب خاص سے عطا فرمائی ہے" یہ ہے۔ آپ کی مناظرانہ قابلیت اور یہ ہے آپ کی ناشناسانہ جہالت اس

از خود رفتہ کذاب سے کوئی پوچھے۔ کہ کہاں سے تو نے معلوم کیا
کہ حکیم الامت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہُ اللہ نے احمدی کو جاری کرایا۔ اور
اس کی سرپرستی منظور کی ہے۔؟ کیا احمدی نے کوئی ایسا اعلان کیا
یا الحق میں کہیں یہ شایع ہوا۔ یا دیگر اخبارات سلسلہ نے کسی جگہ لکھا
یا کسی احمدی کی زبان سے سنا۔ یا کوئی غیر مطبوعہ تحریر دیکھی۔ یا حکیم الامت
سے تو نے براہ راست دریافت کیا۔ یا اپنے خصم سے معلوم کیا؟ اگر
ان میں سے کوئی صورت بھی ہے۔ تو پیش کر۔ اور ہم دعوے سے کہتے
ہیں۔ کہ ہرگز پیش نہ کرسکے گا۔ اگرچہ تمام شیاطین کو بھی مدد کے لئے
للکارے۔ پھر کیوں تو نے بقول خود جھوٹ بول کر گوہ کھایا۔ او ظالم!
خدا سے ڈر۔ خدا سے نہیں تو مخلوق سے ہی شرم کر۔ کہ جب تیری پردہ دری
لوگوں کو معلوم ہوگی۔ تو وہ تیرے منہ میں ضرور تھوکینگے۔ اور اگر اپنی
مناظرانہ حماقت سے تو نے امیر المومنینؓ کا ایک رقم عطا فرمانا اپنی دروغگوئی
کی دلیل گردانا ہے۔ تو یہ تیری جہالت ہے۔ بلکہ سفاہت و ضلالت
بھی ہے۔ کہ جس کا تجھے صحیح علم نہیں۔ کہ وہ رقم کس طرح اور کیوں
عطا ہوئی۔ تو نے اپنی دروغگوئی کی دلیل گردان لی۔ اگر کوئی شخص کسی
کام میں روپیہ دینے سے اس کام کا سرپرست اور مجوزہ قرار پا سکتا ہے۔ تو
تمام انجمنیں اور اخبار اور رسالے و فیکٹریاں اور کارخانے اور کمپنیاں ہر
ایک چندہ دینے والے کی مجوزہ جاری کرائی ہوئی قرار پائینگی۔ اور کیا وہ روپیہ
دینے والے خواہ وہ بطور امداد دیں۔ یا شرکت یا قرض ان کے سرپرست

سمجھے جائینگے؟ ہرگز نہیں۔ اگر ایسا ہے۔ تو حیا کر کے بتا۔ کہ کیا اہلحدیث کانفرنس اور محمدیہ کمپنی وغیرہ جو وہابیوں کی تازہ ایجاد ہے۔ چندہ دہندگان کی جاری کرائی ہوئی۔ اور ان کی سرپرستی میں آئی ہوئی ہیں؟ علاوہ ازیں بفرض تسلیم اگر یہی درست ہو۔ کہ امیر المومنین رضؓ نے جیب خاص سے رقم عطا فرما کر رسالہ احمدی جاری کرایا۔ تو کیا امیر المومنین کو اس کا علم بھی تھا۔ کہ احمدی نکلکر ثناء اللہ کی کفشکاری یا مزید ارگالیاں دیکر خدمت گزاری کرے گا۔ آپؓ نے تو اجراء رسالہ کا نوٹس ملاحظہ فرماکر اور راقم نوٹس کی امدادی درخواست کو جو تمام قوم کے سامنے تھی۔ دیکھکر مبلغ عـ۵ کی رقم عطا فرمائی جیسا کہ دیگر احباب نے اس سے زیادہ زیادہ رقمیں بھیجیں۔ جن کی تعداد للعـ۵ اور صـ۵ تک کی ہے۔ اگر عطاء رقم سے رسالہ ہذا کے سرپرست قرار دیئے جاتے ہیں۔ تو سب سے بڑی رقم عطا کرنے والے کو سرپرست کہنا چاہیئے تھا۔ مگر یہ سب باتیں تیری دنداں شکنی کے لئے ہیں۔ اصل حقیقت صرف اتنی ہے۔ کہ ہم نے بماہ نومبر گذشتہ احمدی کے اجراء کا ارادہ کیا۔ اور ایک مطبوعہ چھٹی احمدی بزرگان کی خدمت میں بغرض امداد ارسال کی۔ ہر ایک نے جو مناسب جانا وہ امداد کی۔ نہ تو امیر المومنین نے جاری کرایا۔ اور نہ کسی اور نے + یہ تو تیرا معمول روزمرہ کا ہے۔ کہ بات بات میں جھوٹ بولتا ہے۔ اس کا ایڈیٹر مالک مجوز مجیب آپ کا یہ دیرینہ عاشق زار ہے جس سے آج کل آپ کی روح بیزار ہے لہٰذا اگر تم میں شرافت ہے۔ تو آیندہ اپنے غمخوار کو چھوڑ کر دوسری جانب

خطاب کرنا جبتک کہ یہ نیازمند قدیمی آپ کی مرمت سے تھک نہ جائے۔
آگے اپنی جبلت سے مجبور ہو کر جو آپ نے ناصح مشفق کو سگ کہا ہے
ہم سگ کے کہنے کا برا نہیں مناتے۔ یہ تو ہمارا آپ کا لین دین ہے مدت
سے حساب کی چلت ہے۔ جہاں ہم پرانا قرضہ ادا کرینگے ساتھ ہی یہ
بیعانہ دین بھی آپ کو واپس دینگے۔ گھبرائیے نہیں۔ جو دل چاہے
فرمائیے۔ نیازمند انشاء اللہ کوڑی کوڑی آپ کی واپس دیگا۔ خواہ اقساط
ہی کیوں نہ دے۔ دیگا ضرور! پھر کیوں؟ آپ نالشین کرتے اور اپنی
سراسیمگی دکھاتے ہیں؟ سے

بر قم عوعو کنی از سگ رگی … نور مہ کمتر نہ گردد زیں سگی
گر نماند ے از وجود تو نشان … ننگ بودے زیں حیات چین سگان
چیستی اے کورک فطرت پناہ … پس چہ خوانم نام تو ای روسیاہ
ہوش کن ای روبہ ناچیز پست … فطرت تو از سگاں ہم بدتر است
تو خودی سگ کار تو ہمچو سگاں … من نمی ترسم ازیں سگ زادگی

امیر المومنین رضؓ سے مستغیثانہ خطاب کرنے سے امرتسری شیطان کی
بجز اس کے اور کوئی غرض نہیں۔ کہ حضور رضی اللہ عنہ احمدی کو شریر
کی سزا دہی سے کسیطرح روک دیں۔ مگر ایسا انشاء اللہ نہیں ہوگا۔ کہ
جائز حقوق سے ہمارا امام جو تابع قرآن اور مفسر فرقان ہے۔ ہمکو روک دے
اسی لیئے تمہارا جھوٹا استغاثہ نامنظور ہو کر داخل دفتر شد۔ امید ہے کہ آپ کے
خلل دماغ کا کسیقدر علاج ہو گیا ہے جس سے کچھ صحت ہو جائے گی

اور آیندہ سوچ سمجھ کر زبان کو لیں گے۔ آگے آپ نے کسقدر شکایت اس امر کی ظاہر کی ہے۔ کہ اہلحدیث کے جوابات احمدی نے کچھ نہیں دیئے البتہ گالیاں مزیدار اور خوش ذائقہ دی ہیں چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں کہ

"اس رسالہ (احمدی) میں اہلحدیث کے جوابات کہانتک دیے گئے ہیں؟ اس کا اندازہ تو خود حکیم صاحب ہی کر سکتے ہیں (ناظرین خبیث بھی اس کا اندازہ بخوبی کر چکا ہے۔ کہ اہلحدیث کی بنیاد ہی احمدی نے کھود ڈالی ہے۔ جوابات تو در کنار (احمدی) ہاں اس بات کا اظہار کیئے بغیر ہم نہیں رہ سکتے۔ کہ گالیاں بڑے مزے کی دیجاتی ہیں کیونکہ اس کا ایڈیٹر کسی وجہ سے اس فن میں خاص ملکہ رکھتا ہے جسکا مقابلہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔ اور اس کا ہمیں خود اعتراف ہے۔ بلفظہ

ناچ نہ جانوں آنگن ٹیڑھا

مفسر و امرتسری مغرور نے اپنے عجز اور گریز کا یہ حیلہ نکالا کہ احمدی نے میاں جی کو بہت گالیاں دی ہیں جسکے مقابلہ سے آپ عاجز ہیں۔ یہ حیلہ مندرجہ عنوان مثل کے مطابق ہے۔ کہ احمدی کی زبردست پکڑ سے عاجز ہو کر دلائل اور دینیات کو گالیوں سے تعبیر کر کے یا دینیں مفرور حاصل کرنی چاہی۔ یہ عذر کہانتک صحیح ہے۔ اس کا جواب تو واقعات

دینگے۔ البتہ گالیوں کا فیصلہ یہاں کر دینا ضروری ہے۔ تاکہ تا اختتام
جنگ پھر یہ سوال ہی پیش نہ ہو۔ کہ احمدی نے گالیاں دی ہیں یا وہابی نے
تعجب ہے۔ کہ جن گالیوں کو او شریبے پیر تو مزے کی بتاتا ہے پھر وہ
کڑوی کیوں لگیں؟ یہ گالیاں تو تیرے لیئے آنولے کا مرتبہ ہے۔ جو اول
اول گو کسی قدر تلخ اور کسیلا معلوم ہوگا۔ مگر بعد میں خوش ذائقہ ہو کر
تمام خلل دماغ کو دور کر دیگا۔ پس یاد رکھ۔ کہ

بڑے کا فرمانا اور آنولہ کا کھانا بعد میں مزہ دیتا ہے

اسی طرح بعینہٖ احمدی کی مرارت جو تیری شرارت کے مقابلہ میں ہے
پہلے پہلے کچھ تلخ لگتی ہے۔ مگر بعد میں بڑے مزے کی ہو جاتی ہے لہذا
امرتسری مریض کی یہ شکایت کفران نعمت ہوگی۔ کہ جو سفید معجون واقفکار
طبیب نے مریض کی تشخیص مرض کے بعد طیار کی ہے۔ وہ جبکہ علاوہ
فائدہ مند ہونے کے خوش ذائقہ بھی ہے۔ تو پھر اس کے کھانے سے
مریض کا جی چرانا ایک حرکت طفلانہ ہے۔ یا چاہت والوں کو انداز معشوقانہ
سے غمزوں میں پھسلانا۔ اور نازک مزاجی کا دکھانا۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں
کرشمے غمزے سب اوفتنہ عالم سمجھتے ہیں۔
تری اس چشم و زدیدہ کے تو ہم سمجھتے ہیں

اپنی حقیقت کو چھپا کر اپنے ہم چشموں کی آنکھوں میں دھول ڈالتا ہے۔ کہ احمدی
بجز گالیوں کے قابل جواب امر کوئی نہیں لکھتا۔ صاف نہیں کہتا۔ کہ نمبر اول میں

مماثلت بہ یہود کا جو ثبوت مسلمات سے دیا گیا ہے۔ اس کا جواب بجز فحش گالیوں کا نرا بہانہ ہے۔ اس لیئے ہم ذیل میں وہ بامزہ گالیاں جو اس ناپاک فطرت بدطینت نیش عقرب نے نہ صرف امام احمدیوں کو بلکہ ہمارے مقتدا و پیشوا خلیفۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی شان مبارک اور آپ کے اخص احباب و اصحاب کو دی ہیں بمنزلہ مشتے از خروار و قطرہ از بحار کے نقل کرتے ہیں۔ جس سے فیصلہ ہو جائے گا کہ احمدی نے ایک بھی گالی اپنی طرف سے نہیں دی۔ و باللہ التوفیق

نقل کفر کفر نباشد

سیدنا امام الاولیاء جری اللہ فی حلل الانبیاء حجۃ اللہ۔
حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی شان میں ثنائی دشنام

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
۱	دجال اکبر	صفحہ ۵ کالم اول سطر ۸ [illegible] اہلحدیث جلد ۱ نمبر ۵ [illegible]
۲	خناس	صفحہ ۴ کالم دوم سطر ۱۳ [illegible] اہلحدیث جلد ۱ نمبر ۹ [illegible]
۳	مرزاجی کے روحانی باپ سر سید احمد	صفحہ ۴ کالم دوم سطر ۱۸ [illegible] اہلحدیث جلد ۱ نمبر ۱۰
۴	حضرت اکدس	صفحہ ۸ کالم اول سطر [illegible] اہلحدیث جلد ۱ نمبر ۱۲
۵	مرزاجی فن ابلہ فریبی میں چست و چالاک ہیں۔	اہل حدیث جلد اول نمبر ۱۳ صفحہ ۵ سطر ۴۔ کالم دوم

نمبر	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
۶	قادیانی کاہن (کئی جگہ)	اہلحدیث جلد دوم نمبر ۱۷ صفحہ ۱۱ سطر ۱۹ کالم اوّل
۷	قادیانی کاہن کے منہ پر لک کی ٹکی	اہلحدیث جلد دوم نمبر ۲۱ صفحہ ۴ سطر ۸ کالم اوّل
۸	قادیانی کاہن کی روسیاہی	" جلد ۲ نمبر ۱۸ صفحہ ۱ کالم ۱ سطر ۱
۹	حضرت گدھا علیہ السلام	" " نمبر ۱۸ صفحہ ۳ کالم ۱ سطر ۶
۱۰	قادیانی کاہن کی روسیاہی	" " نمبر ۱۹ صفحہ ۲ کالم ۱ سطر ۸
.	معنوی ہے۔	. . . . . .
۱۱	مرزا بنا کے کیوں مری مٹی خراب کی	اہلحدیث جلد ۲ نمبر ۱۶ صفحہ ۳ سطر ۱۶ کالم اول
۱۲	یکے قطاع نسل و یکے نام پھنگیان بینی مسیح ابن مریم بچہ چنگیز خان بینی	" " " صفحہ ۴ سطر ۶ کالم ۱
۱۳	مرزا کے الہامات ایک گوز شتر کی طرح ہوا میں اڑ کر بدبو پھیلا چکے ہیں	اہلحدیث جلد ۲ نمبر ۱۶ صفحہ ۴ سطر ۱۸ کالم اول
۱۴	خود غرض۔ نافرجام بد۔ بدنام منحوس۔	اہلحدیث جلد ۲ نمبر ۱۱ صفحہ ۳ سطر ۲۵ ۔۲۶۔ کالم پہلا
۱۵	تاب لو وہ دم دبا کے بھاگ گیا ایک ہی چپت کھا کے بھاگ گیا	اہلحدیث جلد ۲ نمبر ۱۱ صفحہ ۶ کالم اول سطر ۳ و ۷
	قادیانی کاہن وہ بھاگا۔	
	کرشن جی کی تو پہلی زندگی تو بہ ہے زندگی نذر رہے ہاتھ سے جنت گئی	اہلحدیث جلد ۲ نمبر ۲۳ صفحہ ۲ کالم اول سطر ۲۳

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
۱۷	حیف در دین نبی رخنہ گری پیدا شد	الہدیث جلد ۲ نمبر ۳۶ صفحہ ۶ کالم ۲ سطر ۱۶
۱۸	مرزائی مشن کی بنیاد سراسر کذب بہتان۔ افترا دغا۔ فریب جعلسازی۔ عیاری۔ غرض تمام دنیا کی چالبازی پر مبنی ہے	الہدیث جلد ۲ نمبر ۱۵ صفحہ ۱۰ کالم دوم سطر ۲۲ +
۱۹	قادیانی مشین میں الہام بافی نقب ہے ایسی دروغگوئی پر اور حیف ہے ایسی بددیانتی پر	الہدیث جلد ۳ نمبر ۱۹ صفحہ ۳ کالم ۲ سطر ۶
۲۰	کرشن جی کی مخبوط الحواسی اور اور پریشانی	الہدیث جلد ۳ نمبر ۱۹ صفحہ ۳ سطر ۱۷ کالم دوم
۲۱	مرزا مرتد ہوا	الہدیث جلد ۳ نمبر ۲۰ صفحہ ۹ کالم آخر
۲۲	قادیانی کذاب	الہدیث جلد ۳ نمبر ۲۲ صفحہ ۳ کالم ۲ سطر ۲۲
۲۳	جفاجو سنگدل بیرحم کاذب لقب جنکے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو	الہدیث جلد ۳ نمبر ۲۶ صفحہ ۲ کالم ۲ سطر ۱۰
۲۴ [illegible]	کاذب۔ غدار دجال مرجوم عدو دین کافر بے ایمان دوزخی۔ ملحد	الہدیث جلد ۳ نمبر ۳۰ صفحہ ۳ غزلان
۳۲	دشمن ایمان و دین بجاز فی اللہ	الہدیث جلد ۳ نمبر ۳۰ صفحہ ۳ نظم

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹	کرشن جی کا منبا ہے مرگھٹ بُت فروش دجالی رسالت روسیاہ - رتال	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۳۶ نظم سعدی صفحہ ۶
۴۰ ۴۱ ۴۲	چال باز - مکّار - دجّال	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۳ صفحہ ۱۰ کالم ۱ سطر ۶۰
۴۳	ہرزلکے پیر و مرشد مسٹر احمد سعید	، ، نمبر ۳۹ صفحہ ۷ کالم ۲ سطر ۲۵
۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹	پیر مغان - مفتری کاذب کی رسالت - جہالت ضلالت بطالت	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۴۸ صفحہ ۴ سطر ۳ و ۴
۵۰	خاکش بدہن	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۴۹ صفحہ ۸ سطر ۲۲ کالم ۲
۵۱	کار شیطاں میکند نامش ولی گر ولی این است لعنت بر ولی	اہلحدیث جلد ۴ نمبر ۵ صفحہ ۸ سطر ۲۸ کالم اول مندرجہ ۸ - دسمبر ۱۹۰۵ء
۵۲	حضرت اکذب	جلد ۴ نمبر ۸ مورخہ ۸ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۷ سطر ۱۱ کالم ۱
۵۳	میں آپ کو مفسد و دجّال جانتا ہوں خواہ آپ تتے تو بے پر..... رکھیں۔ آپ کے دجّال الناس مردود وغیرہ ہونے میں کیا شک ہے۔ آپ پکے کاذب اور دجّال ہیں۔ خبطی۔ گیدڑ	جلد ۴ نمبر ۴۲ صفحہ ۴ تا ۶ الحدیث

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
۵۴	حسن بن صباح کی چال دغاباز مفسد بدکار	اہلحدیث جلد ۴ نمبر ۲۵ صفحہ ۴
۵۵	واہ رے دجال تیری بیحیائی اے ظالم ۔ کانے دجال مسرف کذاب عیار	ضمیمہ اہلحدیث مورخہ ۲۴ - مئی ۱۹۰۷ء جلد ۴
۵۶	مرزاجی کی اینٹ البحر	جلد ۴ نمبر ۹۴ حاشیہ صفحہ ۲
۵۷	مرزاجی کا حال میراثی کے مشابہ ہے	" " صفحہ ۴
۵۸	مرزاجی کا الہام ملا دوپیازہ کی میت کیطرح جسکی ٹانگ نیچی کرنے سے سر اونچا ۔ اور سر کے نیچا کرنے سے پاؤں اوپر	اہلحدیث جلد ۴ نمبر ۹۴ صفحہ ۶
۵۹	ابو اللہ ۔ کذب مجسم ۔ بلکہ اکذب الناس ۔ قلندر	اہلحدیث ۲۰ - مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۵
۶۰	مرزائے قادیانی فرعون ہو ثانی	اہلحدیث جلد ۵ نمبر ۱۳ صفحہ ۹ کالم ۲
۶۱	بدبخت بود ازلی با این ہمہ رعونت	
۶۲	ذریت شیطان [illegible] ہالی	
۶۳	شداد و نمرود زمن گرا ہے	
۶۴		

حوالہ	ثنائی ہرزہ درائی	نمبر شمار
الہدیث جلد ۵ صفحہ ۲ نمبر ۲۴ کالم ۲ سطر ۵	خائن سارق۔ قارون ثانی	۶۵
الہدیث جلد ۵ نمبر ۳۰ صفحہ ۶ کالم ا	غلام احمد قادیانی مسیلمہ ثانی	۶۶
" " " صفحہ ۹	تمام الہامات۔ پاخانہ میں گر الدینے	۶۷
الہدیث جلد ۶ نمبر ۱۲ صفحہ ۴ کالم اول	مرزا جھوٹ کا سٹیمر بڑا دنیادار	۶۸
جلد ۵ نمبر ۳۸ صفحہ ۷ کالم اول	عبد الدرہم والدینار	۶۹
"	خر دجال۔	۷۰
الہدیث جلد ۷ نمبر ۲۲/۲۵ صفحہ ۲۱ کالم دوم سطر ۲۵	مردود ایسا شریر تہا۔ کہ جس گورنمنٹ کے زیر سایہ رہے۔ اس کے بزرگوں کو دجال بناکر مسلمانوں کو ابھارتا اور تیس بھلے مانسوں میں سے تھا۔	۷۱
الہدیث جلد ۷ نمبر ۳ صفحہ ۵ کالم ا سطر ۲۶	مبتدع۔ محدث۔ تیس دجالوں میں سے تہا۔	۷۲ ۷۳ ۷۴
الہدیث جلد ۷ نمبر ۴ صفحہ ۳ سطر ۲ کالم ۲	قادیا سوامی مرزا صاحب انجہانی	۷۵
" " نمبر ۴ صفحہ ۴	قادیانی پپو کی امان	۷۶
الہدیث جلد ۸ نمبر ۴ صفحہ ۶ کالم اول سطر ۹	آپ کے الہام طبع نفسانی اور کار شیطانی ہوتے تھے	۷۷
اصلی حقیقی بنام مرزا صاحب مطبوعہ دیر ہند صفحہ ۲۱ دسمبر سنہ صفحہ ۲ سطر ۷ و ۹	بیہودہ گو۔ لاف زن	۷۸

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
۸۰	مرزا کو سانپ ڈس گیا۔ کہ صدائی برنجاست بڑ ہانکتے ہو مزخرفات آپ کا حصہ ہے	کھلی چٹھی مطبوعہ دبیر ہند مورخہ ۲۱۔ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۲ سطر ۱۱ و ۱۵
۸۱	گھر میں قصیدہ لکھ کے حمار کے مصداق بن گئے	ایضاً صفحہ ۴ سطر ۱۶
۸۲	عیسےٰ نتواں گشت بتصدیق خرے چند	ایضاً صفحہ ۴ سطر ۲۸
۸۳	بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن	حاشیہ الہامات مرزا صفحہ ۶۸ طبع دوم
۸۴	بنایا آڑ کیوں جورو کا چرخہ نکل دیکھیں تری ہم شعر خوانی	الہامات مرزا صفحہ ۵۷ سطر ۷
۸۵	ہے روسیاہ مثیل مسیلمہ و اسود	الہامات مرزا صفحہ ۲۹ سطر ۱۳
۸۶	لعین و بے حیا شیطان ثانی	" " ۲۹
۸۷	اس دیوانے کی ایک اور بڑ سنو	مرقع قادیانی بابت جولائی سنہ صفحہ ۲
۸۸	بلی کو چھیچھڑوں کا خواب	" صفحہ ۵
۸۹	مشرک و گمراہ	" " "
۹۰	سفید جھوٹ بولا ہے۔	" اگست سنہ صفحہ ۵ سطر ۱۱
۹۱	مرزا کی بکواس گوز شتر ثابت ہوئے	" ستمبر سنہ صفحہ ۷ سطر ۱
۹۲	اس مسیح کے رنگ دیکھیے کہ گرگٹ کی مانند کہتا ہے [illegible]	" دسمبر سنہ صفحہ ۷

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱	تمہارا امام بڑا کذاب - بڑا دجال بڑا جھوٹا - بڑا بے حیا - بڑا اغوا بڑا فریبی - بڑا ابلہ فریب - بڑا مکا بڑا مفتری علے اللہ - غرض سب اوصاف قبیحہ میں بڑا ہے - کار شیطاں میکند نامش ولی	مرقع بابت اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۲ سطر ۳ - ۴ - ۵ - ۱۲
۱۰۲	مرزا کی شان کو لفظ کاذب یا کذاب پورا ادا کرنے سے قاصر ہیں - میں آپ کو اس سے ارفع جانتا ہوں	مرقع بابت مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۹ سطر ۱۶
۱۰۳	ڈھیٹھ اور بیشرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں - مگر آپ سب پہ سبقت لیگئے ہیں بے حیائی آپ کی گیدڑ بنکر بھاگ جانا آپ کا قدیمی دستور ہے	مرقع بابت جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۶ سطر ۲۰ و ۲۳
۱۰۴	دجال اکبر کا قطع الوتین	مرقع اگست ۱۹۰۸ء صفحہ ۵۶
۱۰۵	ملہم و کذاب مرزا مر گیا جسکا لاشہ ہو کے پاخر گیا	” ” صفحہ ۵۷ سطر ۱۵ و ۲۲
۱۰۶	قادیانی کار شیطاں کرد وقت [illegible]	مرقع بابت اگست ۱۹۰۸ء صفحہ ۵۹

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
۱۰۷	مضل و ظالم و دجال بودہ	مرقع بابت اگست سنہ ۰۸ صفحہ ۵۸
۱۰۸	وہ مفتری و فاسق و کاذب تھا بدخصال	
۱۰۹	دجال اٹھہ گیا ہے خر رہ گئے ہیں باقی	
۱۱۰	مردم مرزا مسیلمہ مردود	
۱۱۱	ایک کیڑا جو زمین پر چند برسوں رینگ مٹی میں مل گیا۔	مرقع بابت اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ صفحہ ۳۵ سطر ۹ و ۱۹
۱۱۲	حماقت و ضلالت کی بکواس	
۱۱۳	اضغاث احلام	مرقع بابت اکتوبر سنہ ۰۸ صفحہ ۴۴ سطر ۶
۱۱۴ ۱۱۵	بڑا خبطی بڈھا خبطی	" " " صفحہ ۴۹ سطر ۴ و ۵
۱۱۶	تکبر عزازیل را خوار کرد بزندان لعنت گرفتار کرد	صحیفہ محبوبیہ صفحہ ۳۶ سطر ۶
۱۱۷	سر سید کے اکلوتے بیٹے	تفسیر ثنائی جلد اول حاشیہ نمبر ۲۷ صفحہ ۱۴۲
۱۱۸	خود بدولت جس کم بہان پاک ہو گئے۔ تو کوئی قبر پر لات مارنے تہوڑا ہی آئے گا	مراسلہ ثناء اللہ مندرجہ وطن مورخہ ۲۲ اپریل سنہ ۰۸ صفحہ ۱۱ - کالم ۲
۱۱۹	ہفوات مرزا	رسالہ مطبوعہ سنہ [illegible] بار دوم
۱۲۰	دہریہ مفتری علی اللہ	فتویٰ شریعت غرا صفحہ ۹ مطبوعہ کشن پریس جالندہر

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی نسبت

نمبر	قول	حوالہ
۱۲۱	اس امت کے حکیم جو دراصل مریض ناقابل علاج ہیں۔	اہل حدیث نمبر ۱۵ جلد ۳ صفحہ ۹ سطر ۲۴ کالم دوم
۱۲۲	حکیم صاحب کی تلون مزاجی سے بعید نہیں۔ کہ اگر لندن جاتا ہو۔ تو جناب عیسائی بھی ہو جائیں	اہلحدیث جلد دوم نمبر ۳۶ صفحہ ۸ سطر ۱ کالم اول
۱۲۳	حکیم نور الدین راس المجانین	اہلحدیث جلد پنجم نمبر ۳۳ صفحہ ۲ سطر ۴ کالم ۱
۱۲۴	آپ قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں۔ کیا عجب کہ خدا آپ کو سمجھ دے۔ تو آپ اپنا خاتمہ درست کرلیں۔	مرقع ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۴
۱۲۵	آپ کو حکیم نور الدین کہیں یا راس المجانین	مرقع صفحہ ۱۶۔ سطر اول ستمبر ۱۹۰۸ء
۱۲۶	خود غرضی تیسر استیاناس ہو۔ تو کیسے کیسے حکیموں کو بھی عقل کا دشمن بنا دیتی ہے۔	مرقع ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۶ سطر ۸
۱۲۷	گو میں آپ کو مرزا کے مرید ہونے کی وجہ سے نیم سودائی جانتا تھا۔ مگر اب اس نتیجے پر ہوں۔	مرقع ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰ سطر ۱۰

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
	کہ اگر کوئی آپ کی قرآن دانی کا اعتقاد رکھے۔ تو میں اس کو نیم پاگل جانونگا۔	
۱۲۸	گر تو قرآں بدیں نمط خوانی ببری رونق مسلمانی	مرقع ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۳
۱۲۹	دجال پارٹی کے اعلیٰ ممبر	مرقع ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۶
۱۳۰	اگر مخالفین اسلام آپ کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر بول پڑے تو منہ پر وہی ایک لگے گی جو آپکے لگتی ہے۔	مرقع ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۷
۱۳۱	مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد۔ یہ دوسرا جواب ہے۔	مرقع ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۸
۱۳۲	حکیم صاحب ایسی بیہودہ گوئی اور ابلہ فریبی تو بازاریوں کا کام ہے۔ یا آپ کو تمیز ہی نہیں۔	مرقع ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۹
۱۳۳	جنگ الفی بھی پیس نے آپ کی	

نمبر	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
	انار کو چکا چوند کر دیا ہے اس لیئے آپ کے لیئے سرمہ کی سلائی تجویز کرتا ہوں بغور استعمال کیجئے	مرقع اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۲
۱۳۴	اگر ان ہی چیلوں کے سہارے جینا ہے۔ تو بیحیائی میں زندگی کاٹنا ہوگی۔	مرقع اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۳
۱۳۵	فاصنع ما شئت بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن	مرقع اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۴
۱۳۶	ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں بہت پر سب سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی	مرقع اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۴
۱۳۷	راس المجانین کی مجنونانہ بڑ	مرقع اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۵
	احسن المناظرین سلمہ الی یوم الدین کی نسبت	
۱۴۰	قادیانی کرشن کے چیلے پنڈت احسن جی امروہی	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۲۲ صفحہ ۵ کالم اول
۱۴۱	انکے ساتھ حسن خلق برتنا سعدی کے قول کا مصداق ہے کہ نکوئی با بداں کردن چنان است	کالم دوم

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
	کہ بد کردن بجائے نیک دان	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۲۲ صفحہ ۵ کالم ۲
۱۴۲	نیش عقرب نہ از پئے کین است	اہلحدیث جلد ۷ نمبر ۱۵ صفحہ ۴ و ۵
۱۴۳	بڑے چالاک۔ ابلہ فریب۔ بھگوڑے	
۱۴۴		
۱۴۵	جھوٹے۔	
۱۴۶		
۱۴۷	کیسا سفید نہیں سیاہ جھوٹ ہے	

مخدوم الملت رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
۱۴۸	عبدالکریم لنگڑے کانے مرید	اہلحدیث نمبر ۳۶ جلد ۳
۱۴۹		
۱۵۰	امام قادیانی	حاشیہ صفحہ ۶
۱۵۱	اپنے مقرب لنگڑے۔ گنجے	کھلی چٹھی مطبوعہ دبیر ہند پریس
۱۵۲		
۱۵۳	کانے۔ مرید کو اچھا کرو	صفحہ ۲ سطر ۱۰

اخویم ایڈیٹر اخبار الحکم کی نسبت

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
۱۵۴	الحکم کا ابو الحکم اپنے عجز کا ثبوت دیتا ہوا کہتا ہے۔ کہ اہلحدیث میں تمسخر اور استہزا کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ اس لیے اس کے جوابات نہیں دیتے۔ مگر یہ نہیں بتایا۔ کہ اہلحدیث کا استہزا کسی میرزئی بچہ سے بھی زیادہ ہے جسکا آبائی پیشہ	اہلحدیث جلد ۷ نمبر ۳۶ صفحہ ۴ کالم ۲

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
	ہی استہزا ہوتا ہے	اخبار
۱۵۵	جوتی کا جواب سینے۔ ایک میراثی کا لڑکا کسی زمیندار نے پرورش کیا تھا۔ جب وہ بالغ ہوا۔ تو زمیندار نے بطور آزمایش ایک پرانی جوتی کا ایک پیر کپڑے میں لپیٹ کر کہا جب میراسی زادے نے روٹی مانگی۔ تو اس نے کہا جا وہ لیلے صاحبزادہ پرانی جوتی کے پیر کو دیکھکر روتا چلاتا آیا۔ پوچھا۔ کہ بیٹا کیوں روتے ہو۔ اس نے۔ کہا اس لیئے کہ آپ تو دو کھاچکے میرے لیئے ایک ہی رکھی۔ غالباً یہ جوتا۔ جو الحکم کے ہاتھ میں ہی کسیطرح وراثت میں پہنچا ہے۔	اہلحدیث جلد ۶ نمبر ۱۲ صفحہ ۳۔ کالم پہلا
	اخویم ایڈیٹر اخبار بدر کی نسبت۔	
۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹	بے نور اخبار بدر۔ مرزائی بچہ جھک مارتا ہے۔ آخری قول گوزشتر ہے	الحدیث نمبر ۴۱ جلد ۵ صفحہ ۹

نمبر شمار	شنائع ہرزہ درائی	حوالہ
۱۶۰	آپ بدر نہیں۔ بلکہ بدرو	المحدیث جلد ۷ نمبر ۶ صفحہ ۶ کالم دوم
۱۶۱	بدر و الحکم دو نوں بھائی یکے دزد باشد دگر پردہ دار	" " نمبر ۶ صفحہ ۳ کالم اول "
۱۶۲	اصل حرامزادہ وہی ہے جو اپنے باپ کے نطفے سے نہ ہو۔ اس لئے وہ غیروں حکیم نورالدین وغیرہ	المحدیث جلد ۷ نمبر ۳ صفحہ ۲ کالم اول "
۱۶۳	کو باپ لکھتا ہو۔ او ظالم۔ بدر کی بدروی۔	" " "
۱۶۴	کذب مجسم قادیان میں بیٹھے جوتیاں	" "
۱۶۵	کھا رہے ہیں۔ بھاڑ پڑیں اخبار او	"
۱۶۶	اخبار والے۔	" "
	ایڈیٹران بدر و الحکم کی نسبت	
۱۶۷	بد زبانی سے اپنی اصلیت کا اظہار	المحدیث جلد ۵ نمبر ۳۵ صفحہ ۷
۱۶۸	کر رہے ہیں۔	
۱۶۹	دشنام گر دہد خسیسے با سگ نتواں عوض گزیدن	" " " " " " "
	اکمل صاحب کی نسبت	
۱۷۰	او اکمل تجھ میں کلال بننے کا کوئی	المحدیث جلد ۵ نمبر ۳۵ صفحہ ۹

نمبر شمار	نشانی ہرزہ درائی	حوالہ
	نشان نہیں۔ کامل اور اکمل تو کجا اسے ناقص بلکہ انقص کہا جائے تو بجا ہے۔	
	مہاجرین دار الامان کی نسبت	
۱۷۱	دین کے دشمن عقل سے کچے جاہلیہ لشیر	اہلحدیث جلد ۲ نمبر ۳۴ صفحہ ۲
۱۷۲	ریویو کا ایڈیٹر مرزائی تقلید میں اندھا ہے۔ عقل و دانش کو بالائے طاق رکھتا ہے۔ بے شرم و بے حیا	مرقع جلد ۱ نمبر ۱ صفحہ ۹ سطر ۸ وصفحہ ۱۳
۱۷۳	بے حیائی تیرا آسرا۔ او ظالمو کب تک دجال اکبر کے لنگر کی روٹیوں پر	اخبار اہلحدیث جلد ۵ - نمبر ۳۲ صفحہ ۳ و ۴ کالم ۲
۱۷۴	گذارہ کروگے۔ خدا پر تمکو ایمان نہیں۔ تم مرنے والے سے باتیں	
۱۷۵	بنا نہیں بڑہ چڑہ کر نہیں ہو پھر جب اہلحدیث نے اس کا ناطقہ بند	
۱۷۶	کردیا۔ کہ وہ چیخ اٹھا۔ تو تم پھلا کس شمار و قطار میں ہو۔	
	عام احمدیوں کی نسبت	
۱۷۷ ۱۷۸	مرزائیو! ایسی بے حیثیت اور	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۲۷ صفحہ ۳ سطر ۱۹

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
۱۷۹ ۱۸۰	بے غیرت زندگی سے تمہارے لیئے مرجانا بہتر ہے۔	
۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳	احمق۔ دہقانی۔ بے دین بودم بے دال۔ مردار خور	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۹ ۴ صفحہ ۸
۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸	تف ہے ایسی بنوت پر اور لعنت ہے۔ ایسی بے جا حمایت پر منحوس پارٹی۔	اہلحدیث ۸ فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۴، ۵
۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳	بھیڑیئے بدخلق خودغرض سفلہ۔ دل آزار بدتہذیب متکبر کینہ توز	اہلحدیث جلد ۴ نمبر ۲۴ صفحہ ۷ کالم ۲
۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶	بڑے کذاب۔ مبہوت الحواس کانے دجالیو۔ روسیاہ	ضمیمہ اہلحدیث ۲۴ مئی ۱۹۰۷ء
۱۹۷	مرزائیون کو کس لقب سے پکارا جائے۔ کیونکہ ان کے اعمال و افعال محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے تابعداروں کے خلاف ہیں۔ انکے اعمال و افعال سے کوئی شخص ثابت نہیں کرسکتا	اخبار اہلحدیث جلد ۸ نمبر ۶ و ۷ صفحہ ۱۹ کالم ۱

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
	کہ یہ فلاں مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلکہ اس کہاوت کے سوا چارہ ہی نہیں۔ کہ کچھہ ان دے کچھہ دھن دے کچھہ لاٹاں والی تن دے کچھہ ایدہر اودہر ویکھدے کچھہ سکتے وملے شیخ دے	
۱۹۸	کرشن بنتھیو! الیس فسیکم رجل رشید	مرقع اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۵۰
	راقم ایڈیٹر احمدی کی نسبت	
۱۹۹	کھیانی بلی کھمبہ نوچے۔ تازہ مکر نکالا۔ اگر تم اپنے باپ کے سپوت ہو۔ تو اپنے پیر مغان کی عزت بچالو	اہلحدیث نمبر ۲۶ جلد ۳ صفحہ ۲ کالم دوم
۲۰۰	دجال ملعون قادیانی کی حرکت مذبوحی۔ مرتا کیا نہیں کرتا۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ اہلحدیث ان کے سبز باغ میں سیر کرنے کو آجاوے۔	اہلحدیث نمبر ۲ جلد ۳ صفحہ ۱
	قادیان کی نسبت	
۲۰۱	قادیان دار الزیان بیت الخزلن	اہلحدیث نمبر ۲۹ جلد ا صفحہ ۲

	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
۲۰۲	قادیان دار الزور والبہتان	اہلحدیث نمبر ۱۴ جلد ا صفحہ ۴
۲۰۳	مقبرہ شدادی بہشت ہے	" نمبر ۱۷ جلد ۳ صفحہ ۴
۲۰۴	براہین احمدیہ الہامی تہیلہ ہے	" نمبر ۱۴ " صفحہ ۳
۲۰۵	مرزا صاحب نے مندر الگ بنایا۔	" " " " " " "

معزز ناظرین! یہ ہیں وہ بدزبانیاں اور گالیاں جو اہلحدیث کے مہذب اور پاکیزہ فطرت شیرین زبان وخوش بیان ایڈیٹر کی قلم سے سرزد ہوئی ہیں۔ نہایت سرسری نظر سے مضامین ثنائی دیکھکر ہم نے یہ ثنائی ہرزہ درائی نقل کی ہے۔ ہنوز وہ تمسخرانہ طریق گفتگو نقل کرنا۔ باقی ہے۔ جسپر فخر و ناز سے پری رخ امرتسری دون کی لیا کرتا ہے۔ کہ مرزائی میری یاوہ سرائی سے عاجز ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ مندرجہ بالا سب وشتم اس شخص کی زبان وقلم سے نکلا ہے۔ جس کے کھانے کے دانت تو اور ہیں۔ مگر

دکھلانے کے دانت یہ ہیں!

جو امرتسری خناس من الناس اپنی تفسیر اردو میں لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ کا شان نزول نقل کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ

"راقم کہتا ہے یہ ایک پاکیزہ اصول ہے۔ کہ مناظرہ میں فریق ثانی

کے بزرگوں کو انہی لفظوں سے یاد کرنا چاہیئے جن لفظوں سے ہم اپنے بزرگوں کا نام سننا چاہیں۔ افسوس ہے۔ کہ زمانہ حال میں اس طریق کی گفتگو بہت ہی کم ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ بھی ظاہر ہے

بلفظہٖ تفسیر ثنائی جلد سوم شان نزول صفحہ ۹۶

اس سے بھی عجیب آپ کو اس اکذب الناس کا ایک اور قول سناتا ہوں کہ ایک دفعہ ہمدرد اسلام آگرہ کے ایڈیٹر نے اس پر کیسنہ کے مباحثہ نگینہ پر کچھ اعتراض کیئے تھے۔ جنیں ایک اعتراض یہ بھی تھا۔ کہ " آریہ مناظر کو سرسوتی اور سوامی کا خطاب کیوں دیا؟ اس کے جواب میں امرتسری شریر نے ایڈیٹر رسالہ ہمدرد اسلام کو مخاطب کر کے جو تحریر کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

" میرے دوست! اگر ہم کسی قوم کے محاورے کے مطابق اس قوم کی اصطلاحیں اس قوم کے بزرگوں کو یاد نہ کریں گے۔ تو ہمارے دین کو کہانتک تقویت مل سکتی ہے۔ آپ ذرا مولوی رحمت اللہ مرحوم کا مباحثہ پادری فنڈر والا ملاحظہ فرماویں۔ کہ پادری مذکور کو کیسے ادب آداب سے لکھتے ہیں کہ جو!! اس لیئے لکھتے ہیں۔ ؎ یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے "

اہلحدیث جلد ۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۷۔ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۸ کالم اول

کیا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے کہ جس انسان نے اپنا یہ اصول بیان کیا ہو۔ کہ " فریق ثانی کے بزرگوں کو انہی لفظوں سے یاد کرنا چاہیئے جن لفظوں

سے ہم اپنے بزرگوں کا نام سننا چاہیں۔ تاکہ یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے کے مطابق بد بو لکر بد نہ سننا پڑے۔ وہ بھی کبھی اپنے قول کے خلاف دوسری قوم کے بزرگوں کو برا کہہ سکتا ہے؟ مگر یہ سنکر آپ حیران ہونگے۔ کہ اوپر والی تمام گالیاں جو احمدی قوم کے بزرگوں اور خصوصاً پیشوا و مقتدا کی نسبت نقل ہوئی ہیں۔ وہ اسی بے اصولے اور لِمَ تقولون ما لا تفعلون کے مصداق اڈیٹر اہلحدیث امرتسری خبیث کے منہ سے نکلی ہیں۔ یہ ہے اس کی اصلیت اور یہو دیانہ فطرت کہ ؎

چوں بخلوت میروداں کار دیگر میکند

کیوں او ابن خنزرجو! کیا حضور مغفور سیدنا و امامنا مسیح موعود علیہ السلام احمدی قوم کے پیشوا۔ اور امیر المومنین مولانا و مرشدنا حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ ہمارے مقتدا اور اخی المعظم مخدوم الملت ح واخویم فی الدین عالیجناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ محترم و مکرم بزرگان سلسلہ نہیں ہیں؟ اور اگر ہیں۔ تو کیا احمدی اپنے ان بزرگوں کو ان ہی لفظوں سے یاد کرتے ہیں جن سے تو نے یاد کیا ہے؟ اگر نہیں۔ تو پھر یہ گنبد کی صدا الوٹ کر کہنے والے کو ہی سننی نہ پڑے گی تف ہے تیری بیہودہ درائی پر اور خبیث ہے اس بے حیائی پر کہ جو کہتا ہے۔ وہ کرتا نہیں۔ اور باوجو د اسقدر بدمزہ گالیاں دینے کے اور تمام اہلحدیث کا کورس ختم کر چکنے کے الٹی شکایت کرتا ہے۔ کہ احمدی میں گالیاں بڑے مزے کی دی جاتی ہیں۔ او بدحواس! اول تو بدمزہ گالیوں کے جواب میں اگر بدمزہ ہی

گالیاں دیجاتیں۔ تو بہی کوئی شکایت کا موقعہ نہ تہا۔ کیوں؟ اس لیئے
کہ ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنئے" اہلحدیث صفحہ ۸ پھر ہماری
مزیدار گالیاں سننے سے بھی تیرے سر میں درد ہوتا اور دل پر صدمہ
پہنچتا ہے۔ اور بدفطرتی سے شکایت ناحق بھی گالیاں دیئے چلا جاتا اور
مردود کشتہ ابوالوفا سے بھی سلواتیں سنواتا ہے۔ مگر یاد رکھ کہ حضرت
حجۃ اللہ کی پیشگوئی "احمدی" کے ہاتھوں انشاء اللہ پوری ہوتی رہیگی
جو یہ ہے کہ

یہ گماں مت کر کہ تیری بدزبانی ہے معاف
قرض ہے واپس ملیگا تجھکو یہ سارا ادھار

بہتر ہے کہ پچھلی بیباقی ہو جانے دے اور مزید زیر بار ہمکو نہ کر جب پچھلا
حساب صاف ہو چکے۔ اسوقت جدید کھاتہ ڈال لینا سہولیت کے لیئے
ہم یہ لکھتے ہیں۔ ورنہ جہانتک ممکن ہے۔ اگلا پچھلا سارا ہی حساب چکا دینگے
خاطر جمع رکھ۔ جدید رقم جو ۳۱ مارچ ۱۹۱۱ء کے اہلحدیث میں تونے اور
خدا کے مارے ہوئے کشتہ نے ہمارے سر چڑھائی ہے۔ اس کو ہم
نمٹا دیتے ہیں۔ آیندہ جبتک پچھلا قرضہ ادا نہ کر لیں بضرورت جدید رقم
کا فکر نہ کرینگے۔ ہاں بشرط گنجایش مناسب ہوا۔ تو اسمیں بہی کوئی قسط ادا
کرتے رہینگے۔ فانتظر

اور بے وفا خصم سے صورت چھپانا۔ اور بزرگوں کے منہ آنا۔
شرط مروت نہیں۔ جواب سے جی چرانا۔ اور حیلے حوالے بنا کر گالیاں

سننا ناشرافت نہیں سے

ابھی سے تار آہوں کا ابھی سے شور نالوں کا
تماشا دیکھتے جاؤ۔ ذرا تم اس کی چالوں کا۔

یہ مانا تم بڑے ہی مولوی ہو۔ اور پنڈت بھی
جواب آساں نہیں پنڈت مگر میرے سوالوں کا

کسی کشتہ کی نظموں پر یہ اترانا نہیں اچھا
تمہیں سوچو بگڑتا کیا ہے ایسا بکنے والوں کا

مصیبت جس قدر آئی تمہاری جان پر آئی
نہ بگڑا کہنے والوں کا نہ بگڑا سننے والوں کا

اب ہم ایک دو گواہ تمہاری کذب بیانی پر پیش کرکے پھر بتائیں گے کہ ہمنے کیوں دشمن دین کی سرکوبی کا یہ طریق اختیار کیا۔ سنو! تمہارا استاد مولوی احمد اللہ امرتسری تمہارے کاذب ہونے پر بذریعہ خط اسمی بٹالوی گواہی دیتا ہے۔ جسکو روحانی باپ بٹالوی نے اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ میں نقل کیا ہے۔ مولوی احمد اللہ نے بٹالوی سے شکایت کی ہے کہ

"آپ نے (محمد حسین نے) ایسے شخص (ثناء اللہ) کے قول پر بجبر دسلاع یقین کرلیا جسکا کذب بارہا معلوم ہو چکا ہے" بلفظہ اشاعت السنہ جلد ۲۱ صفحہ ۵۵۔ توجیہ الکلام صفحہ ۲۰

یہ تو تیرے کذاب ہونے پر تیرے بزرگوں اور ہم مذہبوں کی گواہی ہے اپنے دیگر مہربانوں کی شہادت اپنی مصدقہ سن لے۔ جنہوں نے تجھ معصوم کو

حاشیہ: ناہین کے مباحثہ میں مولوی ثناء اللہ نے (؟) بمقابلہ جواب آریہ (؟) بہت (؟) کہا تھا کہ میں مولوی بھی ہوں اور پنڈت بھی۔ احمدی

دوسروں کے گناہ گنوا کر گنہگار قرار دیا۔ تو بیچارے ناکردہ گناہ نے اپنی صفائی پیش کی۔ پڑھ اپنا اعمالنامہ بائیں ہاتھ میں لیکر جہاں اقرار کیا ہے۔ کہ

"میرے مہربان مدت سے یہ کہتے ہیں۔ اور بڑے شد و مد سے مجھے بدنام کرتے ہیں۔ کہ میں نے امرتسر کے اتفاق میں نفاق ڈالا اہلحدیث اور حنفیوں میں میں ہی نے فساد ڈالا۔ پھر اہلحدیث میں بھی پھوٹ میں ہی نے ڈالی (میں ہی نے" کیا فاضلانہ اُردو ہے۔ احمدی) اہلحدیث جلد ۵ صفحہ ۲ کالم ۲

بول! سمجھ گیا یا نہیں کہ تیرے مفتن اور مفسد و کذاب ہونے کے تیرے ہی ہم مذہب شاہد ہیں۔ اب اگر یہ شہادت ان کی سچی ہے۔ تو تو جھوٹا۔ اور اگر یہ گواہی جھوٹی ہے۔ تو وہ جھوٹے۔ بہر حال بدقسمتی سے ہر دو فریق ہیں تو غیر مقلد ہی۔ اب ہوش کر کے سُن کہ "احمدی" نے تیری تعزیر و سرزنش کی یہ راہ جو کسیقدر سخت ہے کیوں اختیار کی؟

اول۔ اس لیے کہ تفسیر ثنائی جلد چہارم صفحہ ۱۶۳ میں تو نے لکھا ہے۔ کہ

"نکوئی با بدان کردن چنان است کہ بد کردن بجائے نیکمرداں یعنی جن شریروں کی شرارت اور کمینہ پن یہانتک بڑھ رہا ہو کہ وہ مخالف کی نیکی پاکر بے تحاشا گالیاں دیتے چلے جاویں اور جنکی کوئی عمر بلا تعزیر یا استہزا کے نہ ہو۔ احمدی) الٹی اور تسلت تیز

کمر بستہ ہوں۔ دوسرے طریق کو عمل میں لانا مناسب ہے
جو آدمی جس قابل ہو۔ اس سے ویسا ہی طریق برتا جائے
بلفظہٖ

تیرے مقابلہ میں ہم نے جس قابل تجھکو پایا۔ ویسا ہی طریق حسب منشا سامی برتا۔ پھر شکایت کیوں؟ اہلحدیث کا کوئی بھی پرچہ اٹھا کر اور مرقع کا کوئی بھی ورق الٹ کر دیکھیئے۔ تو یہی معلوم ہوگا۔ کہ گویا آجبار بھی اور مرقع خاص سلسلہ احمدیہ کی توہین اور تذلیل کے بیتے جاری ہوا ہے۔ کہیں امام المتقین خلیفۃ اللہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والاصفات پر بیہودہ یابانہ جاہلانہ متعدانہ حملہ ہے۔ کہیں امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ کے علم پر نکتہ چینی ہے۔ اور ایک عالم باعمل حکیم وعقیل کو راس المجانین وخبطی کہکر اپنی نفرت کا اظہار کیا جاتا ہے کہیں بزرگان سلسلہ کو حقارت آمیز الفاظ سے بودم بے دال۔ اور بیشرم اور احمق مردار خوار بیدین وغیرہ کہا جاتا ہے۔ کہیں یہ عنوان ہے "مرزا دم دبا کے بھاگ گیا۔ اور ایک ہی چوٹ کھا کے بھاگ گیا" کہیں یہ سرخی ہے قادیانی کذب بیانی"۔ اسی ضمن میں بہت سی پر از سب وشتم نظمیں بھی نکلیں۔ جنکے ایک دو شعر بطور نمونہ یہ ہیں سے

جو نبی بنتا ہے آج اس کی ہے بولی بھی	ہے وہ کذاب شریا کوئی دیوانہ بھی
سنہی احمد ہوا کہلا کر غلام احمد	مورد لعن ہو اپنی زبانی بے عدد
مدعی جب ہوا ابنیت حق کا یہ غلام	اپنی تصویر کے بھی اسنے کہرے کم اقدام

قادیانی ہے عجب ابکم واعمٰے واصم آگ کی قینچی سے ہو دست و زبان اسکی قلم

مرقع بابت جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۵ و ۱۶

کہیں لکھا۔ کہ مرزا کو اسلام کیا خدا پر بھی ایمان نہیں۔ کہیں یہ لکھا۔ کہ مرزا بڑا کذاب۔ بڑا دجال۔ بڑا جھوٹا۔ بڑا بے حیا۔ بڑا غدار۔ بڑا مکار۔ بڑا فریبی۔ بڑا ابلہ فریب۔ بڑا مفتری علے اللہ۔ غرض سب اوصاف قبیحہ میں بڑا ہے۔" مرقع ماہی اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۶۔ غرض شیطان امرتسری کی ہرزہ درائی اور یاوہ سرائی مختصر طور پر ہم نے گزشتہ اوراق میں بھی نقل کر دی ہے۔ لہذا ہم اس بدمآل ثانی دھرمپال سے پوچھتے ہیں۔ کہ ہم بحیثیت ایک احمدی ہونے کے کہانتک تیرا جواب دینے پر مجبور ہیں۔ یہ تمام تقریر بہ تغیر چند الفاظ تمہاری ہی زبان کی ہے۔ دیکھو اپنا اخبار مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء جلد پنجم صفحہ ۴ پس مجبوراً ہمنے بھی تمہاری سرکوبی کا وہ راہ اختیار کیا جس کی اجازت آپ کی طرف سے ہمیں حاصل ہو چکی ہے۔ اور یہ اجازت نامہ بمقابلہ سناتن[۵۱] دھرمی مسلمانوں کے آپ نے شایع کر دیا ہے۔ جسکو یاددہانی و نظر ثانی کے لیئے پیش حضور کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے۔ خطوط وحدانی کی عبارت ہماری ہے۔ آپ نے اہل فقہ یعنی سناتن دھرمی مسلمان کے مقابلہ میں جس معذوری کو پیش کیا ہے۔ اسی معذوری کو بچشم قبول کر کے ہم آریہ[۵۲] مسلمان کے مقابلہ میں عرض کرتے ہیں۔ اور ثنائی الفاظ میں تمکو سناتے ہیں۔ سنیئے! آپ کا ارشاد ہے

[۵۱] امرتسری خناس نے حنفی علماء کو سناتن دھرمی مسلمان کا خطاب دیا دیکھو اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۱۵ صفحہ ۲۔ لہذا ان کے مقابلہ میں خود بدولت آریہ مسلمان تو ضروری ہوئے۔ کیونکہ حنفی سناتن دھرمی رہے۔ تو غیر مقلد لامذہب آریہ ہیں۔ احمدی

جسپر ہمارا یہی صاد ہے۔ کہ

"جس اخبار کیطرف سے ہمپر بحیثیت ذات اور بحیثیت قوم اور بحیثیت مذہب اور بحیثیت بزرگان مذہب کے ایسے ایسے سخت حملے ہوں۔ مگر ہم اس کے مقابلے پر ایسے خاموش رہیں۔ کہ اپنی صفائی کرنے کے بھی مجاز نہ ہوں۔ تو کیا اس صورت میں ہم قرآن شریف کی امت ہونگے جس نے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا کو جائز رکھا ہے۔ یا انجیل کے پیرو ہونگے جس نے رطب اللسان ہونے کو حکم دیا ہے۔ کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرو۔ تمہارے ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا اس کی طرف پھیر دو۔ باوجود ان مظالم شدیدہ کے ہمنے جو کچھ لکھا ہے۔ اکثر اپنی صفائی اور مدافعت میں لکھا ہے ہمنے کبھی امام (بخاری) صاحب یا (ائمہ محدثین رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ احمدی) پر حملہ نہیں کیا ہماری زبان جل جائے اور قلم ٹوٹ جائے اس سے پہلے۔ کہ ہم (سلف صالحین و ائمہ محدثین و ائمہ مجتہدین پر۔ احمدی) کبھی حملہ کریں ہاں ہمارے مخالف (بلکہ خدا اور رسول کے دشمن اہلحدیث کے اڈیٹر خبیث۔ احمدی) نے جو جو کرشمے دکھائے ہیں۔ وہ (کسیقدر ۲ پرچے نقل ہو چکے ہیں جو۔ احمدی) انکے اور ہمارے ناظرین سے مخفی نہیں۔ پس ان واقعات کو ملحوظ رکھکر ہمارے (بے حیا ابوالوفا پر جفا اور پر خطا امرتسری شریر۔ احمدی) خود ہی غور کریں۔ کہ وہ ہم سے

رہ گئے ہیں ابھی اپنے پرانے قرضے کے۔ (احمدی) کیا کرانا چاہتے ہیں
جو ہم نے نہیں کیا۔ اور کیا ترک کرانا چاہتے ہیں جو ہم نے
(بطور سود ادا۔ احمدی) کیا ہے ؎ میرے دل کو دیکھکر میری وفا
کو دیکھکر۔ بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر۔

بلفظہ اہلحدیث مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۱۱ء صفحہ ۶ کالم اول

یہ سمجھئے بے وفا صاحب! جبکہ ہم نے جزاء سیئة سیئة کے مطابق
ہی آپ کے ساتھ معاملہ کیا ہے۔ تو پھر شکایت کیوں؟ یہ ہے۔ دوسری
وجہ احمدی نے آپ کے لیئے وہی راہ پسند کی جو مسلمہ آنجناب و مرغوب
حماقت مآب تھی۔ وہابیو! یاد رکھو کہ ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں نہ کہیں پاؤ گے
گرچہ ڈھونڈو گے پری رخ کو بھی ہمراہ لیکر

تیسری وجہ امرتسری کی تنبیہ کے لیئے موجودہ طرز اختیار کرنے کی یہ ہے
جس کو اہلحدیث نے بالفاظ ذیل بیان کیا ہے۔ کہ
"قرآن شریف جو بائی فطرت کی کتاب ہے۔ تعلیم دیتی ہے۔
فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدیٰ
علیکم واتقوا الله یعنے جو کوئی تم پر زیادتی کرے۔ تم بھی اس سے
اسیقدر بدلہ لو۔ اور زیادتی کرنے میں اللہ سے ڈرو۔

بلفظہ اہلحدیث مورخہ ۲۷۔ نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۶ کالم اول

پس اس ارشاد خداوندی کے مطابق جو مسلمہ بے وفا یا وہ سرا امرتسری

ہرزہ دراکا ہے۔ ہم نے ایسے حربوں کا استعمال کیا۔ جو بمثل ما اعتدے کے ہیں۔ پھر شکایت کیوں کرتا ہے؟ سہ

ایک ہی چوٹ میں بے خود ہوا غش میں آیا

تو نے او جہل مرکب ابھی دیکھا کیا ہے

اگر کوئی اعتراض کرے۔ کہ کیا گالی کا جواب گالی سے دیکر دونوں جانب مساوات نہ ہو گئی۔ تو ہم عرض کرینگے۔ کہ ہم نے اول تو اپنی طرف سے کوئی گالی نہیں دی۔ اور فرضاً اگر گالی بھی ہو۔ تو

بموجب حکم حدیث شریف المستبان ما قالا فعلے البادی مالم یعتد المظلوم یعنے گالیاں اور بدزبانیاں کرنے والوں کا سزا گناہ ابتدا کرنے والے پر ہے۔ جبتک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھ جائے فریقین کی سخت کلامی کا سارا گناہ (امرتسری بدزبان گندہ دہان اور اس کے نامہ نگاروں پر احمدی) حصہ رسدی پہنچیگا۔ میں نہیں کہتا خود سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہدایت بتیاد ہے۔ من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر

بلفظہٖ الکلام المبین مصنفہ امرتسری لعین صفحہ ۱۶۴

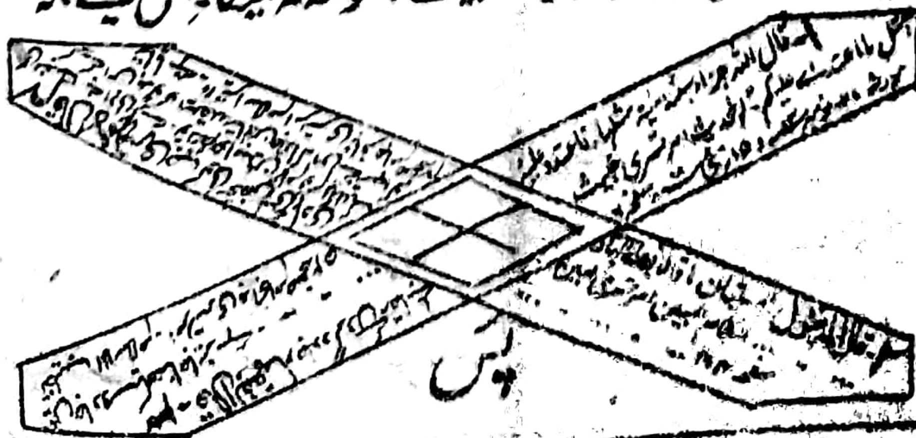
پس ہم بے قصور ہیں۔ سب الابلا بگردن مُلا۔ اگر کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو۔ کہ ثنیہ کی ریس کرکے برائی کرنا درست نہیں۔ تو ہمارا جواب وہی ہوگا۔ جو وہیر میاں کے مقابلہ میں اہی بدزبان کا امرتسری نے تغلیب الاسلام جلد دوم میں دیا ہے۔ کہ

"ہمارے علمائے کرام اور مہذب ناظرین ایسے طریق تحریر اختیار کرنے میں ہمیں مجبور سمجھیں کتب فقہ میں مسئلہ ملتا ہے کہ جادوگروں کے مقابلہ میں جادو سیکھنا جائز ہے چونکہ (اہلحدیث) خصوصاً (امرتسری خبیث) ہمارے مخاطب (مثیل) دہرمپال نے آجکل کے مناظرات میں ایک قسم کی خاص جدت پیدا کر رکھی ہے۔ وہ جدت صرف تمسخرانہ (بدزبانی کی) تحریر ہے۔ چنانچہ (احمدی کے) اسی نمبر میں جو اس نے (خلاف شرافت و تہذیب و شائستگی گالیاں دی ہیں۔ مختصراً نقل ہو چکی ہیں۔ کہ) کس کس پیرایہ میں (ہمارے امام و بزرگان قوم دعوتاً احمدیوں کی) توہین کی گئی ہے اس لئے جو کچھ لکھا گیا۔ ان کی بیہودہ گوئی اور زبان درازی سے تنگ آکر کیا گیا۔" آہ ؎

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

بلفظہٖ تغلیب الاسلام جلد دوم حاشیہ صفحہ ۲۵ مطبوعہ بار اول

غالباً اب روسیاہ ابوالوفاء کو شکایت کا موقعہ نہ ملیگا۔ اس لئے کہ



منقولہ بالا چار طریقوں سے جبکہ ہمکو بدلہ لینے کا حق حاصل ہو گیا۔ تو پھر شکایت کیسی اور گلہ کیوں؟ اب ٹھنڈے دل سے ہمکو اپنا حق لینے پر ہم مجبور ہیں۔ کیونکہ

شوخی جو حد سے بڑھ گئی اس نابکار کی — چاروں طرف سے آئی صدا مار مار کی
برسوں سے بدزبانی جو کرتا رہا بہت — ہمنے بھی اس سے ٹھان لی اک کارزار کی
تیار ہو کے نکلا جو میدان میں احمدی — آتے ہی اک دکھائی چمک ذوالفقار کی
چھائی عدو کے چہرے پہ فی الفور مردنی — دکھلا کے پیٹھ راہ لی اس نے فرار کی
ضارب نے ایک ضرب لگائی جو تان کر — مضروب بوالوفا نے نہ اس کی سہار کی
کھاتے ہی ایک تیر ہرن ہو گیا شریر — مجروح ٹانگ ہو گئی لاغر شکار کی
ہو کر لہولہان جو بھاگا دبا کے کان — جا کر پناہ لی کسی جنگلی حمار کی
سمجھا تھا احمدی نے اسے شیر کا شکار — اس واسطے تلاش بھی صیاد وار کی
دیکھا جو پاس جا کے تو معلوم یہ ہوا — دھڑ ہے حمار شکل مگر سوسمار کی
تھا کشتہ جفا جو وہ اس کا حمایتی — جس نے کہ اپنی جان بھی اس پر نثار کی
صورت حمیر سے وہ ڈرانے لگا ہمیں — ہمت تو دیکھیے ذرا اس تیس مار کی
کیا خوب دیکھ جوڑی ملی ہے یہ بوالوفا — اک سوسمار دوسرے جنگل حمار کی
کشتہ سے کوئی زندہ نہیں مانگتا مدد — حرکت یہ کیسی تو نے حماقت شعار کی
جاہل تجھے ہی کہتے ہیں پنجاب کا ہے شیر — گیدڑ کی شیر بکھے ہے مٹی خوار کی
پہلی ہی چوٹ میں ترا پھٹ گیا ہے سر — آگے تو آنے والی ہے نوبت بخار کی
ضرب المثل سنی نہ بھی تو نے سنار کی — سو چوٹ اسکی ہوتی ہے تو اک لہار کی

کیوں احمدی کی ضرب سے یوں ہو کے بدحواس | دربار نور دین میں جا کر پکار کی
اس ہائے وائے سے تری بس ہے یہی غرض | صیاد جان چھوڑ دے اپنے شکار کی
سن اے امیر بد قاتل خنزیر کا ہوں میں | عادت ہے اسلئے مجھے بد کے شکار کی
میں جانتا ہوں سب تری روباہ بازیاں | چالیں سمجھتا خوب ہوں مردار خوار کی
بول اب کہاں گئیں وہ تری لن ترانیاں | بزدل جو اسطرح سے ہے چیخ و پکار کی
تیرے دماغ میں جو ہوا تھی بھری ہوئی | حاجت نہ تھی اسکے واسطے اک نوکدار کی
اک بات پوچھتا ہوں مہاشہ جی آپ سے | جس کی شکایت آپ نے ہی بار بار کی
کیا احمدی نے دی ہیں بہت گالیاں تمہیں | کھا کر قسم بتائیے پروردگار کی ؟
وہ گالیاں ہیں یا کہ ہیں بیسن کی گولیاں | جو ہے غذا تمہارے دل بیقرار کی
اب تم ہی سوچکر ذرا انصاف سے کہو | جو گالیاں تھیں بدمزہ والا تبار کی
ہم نے تو آپ کی وہ سبھی بدمزہ سنیں | اب بامزہ کے سننے میں کیوں تمنے عار کی
ہے یہ معاملہ کی صفائی جناب من! | اور ہے وفا یہ آپ کے خدمتگذار کی
مقروض آپ کے تھے جو مدت سے احمدی | جس کی تھی مانگ آپنے دس بیس بار کی
تنگ آ کے احمدی نے تقاضے سے آپکے | صورت نکالی قرضہ دولت مدار کی
لیکر قلم دوات جمع کرکے سب رقم | تفصیل اسکی پہلے ہے تاریخ وار کی
اوپر لکھا ہوا ہے۔ وہ قرضہ سب آپکا | میزان دیکھ لیجئے اس کے شمار کی
ساتھ اس کے اب ملائیے واپس شدہ رقم | باقی نکال دیجئے پھر قرضدار کی
اپنی طرف سے ہمنے ابھی کچھ نہیں دیا | یہ ہے ادائیگی اسی پچھلے ادھار کی
یہ بات کان کھول کے سن لے او بے وفا | گر احمدی سے تو نے کبھی تین چار کی

گدی سے کھینچ لیگا وہ تیری زبان کو ... ہرزہ درائی سے اگر اور شعار کی

قاسم نے کس طرح سے پچھاڑا خبیث کو
دیکھی یہ جنگ احمدی ہو ہنار کی

ثنائی بے حیائی

امرتسری کذاب بات بات میں کذب بیانی کرتا ہے۔ اور اپنے ہم جنسوں کی آنکھوں میں دہول ڈالتا ہے۔ اور پھر اس یادہ گوئی پر اتراتا اور بغلیں بجاتا ہے جیسا کہ اسی مضمون میں کمال بے شرمی سے اپنے عجز و فرار پر پردہ ڈالتا ہوا ایسا سفید جھوٹ لکھتا ہے۔ جس کو ایک معمولی عقل کا انسان بھی سنکر متحیر ہو جائے۔ اور وہ یہ ہے کہ

"رسالہ احمدی کے تین نمبر شایع ہو چکے ہیں۔ پہلے نمبر میں اس نے مخالفین مرزا کو یہودی بنایا ہے۔ اور جسقدر آیات و احادیث یہود کے متعلق ہیں۔ وہ سب مخالفین مرزا مسلمانوں کے حق میں لکھی ہیں" بلفظہ کالم دوم صفحہ اول

ناظرین! احمدی کا نمبر اول تو آپ نے ملاحظہ فرمایا ہو گا۔ اسمیں کوئی آیت یا حدیث ایسی ہے۔ جو یہودیوں کے حق میں ہو۔ مگر مثیل یہود کے حق میں ہو نمبر اول میں بصفحہ ۹ تفسیر ثنائی جلد سوم سے ایک آیت نقل کی گئی ہے۔

جنہیں قانون الہی کا بیان ہے۔ کہ شریر انسان اور جنات انبیاء کے دشمن بنائے جاتے ہیں۔ اس آیت کریمہ میں کذالک فرما کر ظاہر کر دیا ہے کہ خدا کا قانون ہمیشہ انبیا کے لئے اسیطرح ہے اس آیت کو یہود کے ساتھ مخصوص کرنا ثنائی مفسر کا ہی کام ہے۔ نہ کسی الہی مفسر کا۔ کیونکہ قرآن مجید کے مضامین کسی خاص انسان سے مخصوص نہیں۔ بلکہ عام ہیں کسی قوم کی برائی اگر قرآن شریف میں مذکور ہے۔ تو وہ اس قوم پر ختم نہیں۔ بلکہ جو بھی ان برائیوں کا مرتکب ہو جائے اس کا مورد بنے گا۔ اس پر اگر ثنائی تصدیق چاہو۔ تو وہ بھی موجود ہے۔ امرتسری اپنے اہلحدیث مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء میں بجواب عبداللہ بہاری حنفی کے لکھتا ہے۔ کہ

"جن لوگوں نے مسلمانوں کو مساجد سے نکالا تھا۔ انکی نسبت کہا گیا تھا۔ کہ اخرجوھم من حیث اخرجوکم۔ مگر مجھے خطرہ ہے۔ کہ آپ کہیں گے یہ آیات تو مخالفین اسلام کے حق میں ہیں لیکن آپ کو واضح رہے۔ کہ خدا کی کتاب میں جب کسی قوم یا شخص کی برائی مذکور ہوتی ہو۔ اصل وہ برائی انکے فعل کی ہوتی ہے۔ جو فاعل تک متعدی ہو کر اس کو بھی آلودہ کرتی ہے۔ پس جو فعل مشرکوں کے ضمن میں قابل عوض و لایق مقابلہ ہے۔ مسلمانوں میں بھی ہے۔"

بلفظہٖ صفحہ ۷ کالم اول

باوجود اس اقرار کے امرتسری دروغگو کا خلاف حق یہ دعوے کرنا۔ کہ احمدی نمبر اول میں ان آیات کا جو یہودیوں کے حق میں ہیں۔ مسلمانوں کو مصداق

بنایا گیا ہے۔ پرلے سرے کی بیحیائی اور کج ادائی نہیں تو اور کیا ہے؟
تف ہے اس قرآن دانی پر یہ تیسرا جھوٹ ہے۔ جو اس مضمون میں کاتب
نے بولا اور چوتھا جھوٹ یہ لکھا کہ احادیث مندرجہ رسالہ نمبر اول کو
یہودیوں کے حق میں بتایا۔ احمدی نمبر اول کے صفحہ ۸ و ۹ پر دو حدیثیں
درج کی گئی ہیں۔ جو بالصراحت مسلمانوں کے حق میں ہیں۔ امرتسری کا
ان احادیث کو یہود کے حق میں جاننا سیاہ جھوٹ اور اس کے اہلحدیث
سے خارج ہونے کی دلیل ہے۔ حیف ہے اس حدیث خوانی پر۔ اگر امرتسری
انجمن کاذبین کا سکرٹری نہیں۔ تو تمام رسالہ نمبر اول میں سے ایک آیت
یا ایک حدیث تو بتا دے۔ جو یہود کے حق میں ہے۔ مگر احمدی نے اس کا مصداق
مسلمانوں کو بتایا ہو۔؟ ایسا دکھانے پر ہم اس کو اس دعوے میں
سچا مان کر مبلغ پچاس روپیہ انعام بھی دینگے۔ ورنہ لعنۃ اللہ
علے الکاذبین۔ میں اس کے کذب کا انعام موجود ہے۔ جو پسند ہو۔ وہ
لے لے۔

بات دراصل یہ ہے۔ کہ احمدی نمبر ۱ میں جن براہین قاطعہ
سے امرتسری اور اس کے ہمجنسوں کا مثیل یہود ہونا ثابت کیا گیا ہے۔
وہ ایسی ہیں۔ کہ امرتسری بیچارہ تو کیا اگر اصیل بھی جنکا یہ مثیل ہے۔ اس کی
مدد پر جمع ہو جائیں۔ تو اپنی صفائی پیشکر کے اس فرد جرم سے بری نہیں
ہو سکتے۔ بس ان دلائل کی تردید سے عاجز اگر جھوٹ پر جھوٹ بولتا
اور اپنی رسوائی کا خود موجب بنتا ہے۔ کیا یہ علمی بحث نہ تھی۔ کیا احادیث

مندرجہ رسالہ ہذا امنع الکتب و دیگر صحاح سے نہیں ہیں ۔ کیا اس کے مخاطب یہودی ہیں یا مسلمان ؟ اگر شرم و حیا کا تجھ میں ذرہ ہے ۔ تو او امرتسری کذاب ۔ احمدی کے عشرہ سوالات مندرجہ رسالہ اول کا جواب دے ۔ ورنہ منہ نہ دکھا ۔ الحمدللہ کہ ناصحانہ نظم کا پہلا ہی شعر کیسا سچا ثابت ہوا ۔ ؎ ثناء اللہ اگر تجھ میں ہے کچھ شرم و حیا باقی ۔ تو بول اٹھ اب تری ذلت میں ہے کیا رہگیا باقی ۔ دیکھا کسقدر ذلت ثابت ہوئی ۔ جواب سے عجز ۔ مقابلہ سے گریز گشتہ کی امداد اصل بحث سے فرار جھوٹ پر مدار اس سے زیادہ اور کیا ذلت ہوگی ۔ مگر بے شرم کو اس کی کیا پرواہ ؎

بہانے کرتا ہے بے وفا کیا نہیں ہے تجھیں حیا کا ذرہ
خدا نے چاہا تو تیرا پردہ بھی اب نہیں یہ ڈھکا رہیگا

آپ کی مناظرانہ قابلیت یہ ہے ۔ کہ حواس باختہ ہو کر لکھدیا

"پہلے اپنے مسیح موعود کی حقیّت ثابت کر لیتا ۔ پھر اس کے مخالفوں کی نسبت جو چاہتا لکھتا ۔ لیکن ایسا کرنا خدا کا دے دارد"

بلفظہ کالم دوم

اس عقل کے دشمن کو اتنی بھی تمیز نہیں کہ تمام رسالہ میں جبکہ اس کا مثیل یہود ہونا ثابت کر دیا جسکی تردید نا ممکن ہے تو حضرت مسیح موعود کا دعوے تو لاریب سچا ثابت ہو چکا ۔ ورنہ جبتک یہ عشرہ سوالات احمدی کا معقول و مدلل جواب دیکر اپنے تئیں مماثلت یہود سے بری نہ دکھلاتے یہ کہنا ہی حماقت

ہے۔ کہ مرزا صاحب کی حقیقت ثابت نہیں۔ مگر مماثلت یہود کے عدم
سے بری ہونا۔ تو ذرا کار رسے دارد ادنا دان! دہوان دیکھکر آگ
کا یقین اور علم حاصل ہوجایا کرتا ہے۔ یا نہیں؟ اور بے خبر دہوپ سے
آفتاب معلوم ہوجاتا ہے۔ یا نہیں اسیطرح تمہارا وجود جو مثیل یہود ہے
جب دیکھ لیا۔ تو مثیل مسیح پر علم الیقین کا درجہ حاصل ہوگیا۔ اسی علم
پر علم لعنت وعناد بلند کیا کرتا ہے۔ ٥

بجز شوخی۔ شرارت بیحیائی کذب ومکاری
تجھے کچھہ اور بھی او کاذب ومکار آتا ہے

آگے چلکر کسی اپنے کشتہ جفا کی امداد لیکر ہماری ناصحانہ نظم کے جواب میں
اور مطابق واقعات نظم کے جواب میں ایک ناپاک بے تکی ومتعفن نظم لکھی
ہے۔ جسکے چند اشعار یہ ہیں۔

بتاؤ شیخ چلی کے مرید واب ہے کیا باقی
نہ سارنگی ہی باقی ہے نہ اب ہے میرزا باقی
اگر ایسے ہی مرسل عشقباز اور مفتری ہوتے
بجز الحاد ودہریت کے پھر تو کچھہ نہ تھا باقی
گھٹا حسرت کی اس کی قبر پر ہر دم برستی ہے
نہیں زیر لحد کچھہ بھی عفونت کے سوا باقی
وہ مرنا میرزا کا گھتے ہیں آہ غربت میں
وہ عبرتناک نقشہ تھا۔ کہ پہروں تک رہا باقی

کوئی پوچھے یہ نورالدین سے اتنا کہ ایحضرت
یہی ایمانداری ہے؟ یہی ہے اتقا باقی
جواب آیا نہ الہامات مرزا۔ اور مرقع کا
ہوا ثابت کہ حضرت میں نہیں اب ناطقہ باقی
پڑا ظلمت کدہ میں خود ہے نورالدین بیچارہ
نہ حاصل چشم بینا ہے۔ نہ دل میں ہے ضیا باقی
دلائی ہیں ہزاروں گالیاں دلّی کے جھگڑے سے
رہے تا یادگار ایک فعل نورالدین کا باقی

اہلحدیث صفحہ ۲ کالم اوّل

کشتۂ امرتسری کی بے باقی نومبرے مکرم محترم بھائی مولوی سید صادق حسین صاحب اٹاوی نے ایسی کردی ہے کہ ایک دمڑی بھی اس کی ہماری طرف نہیں رہی امرتسری اور کشتہ جفا مندرجہ ذیل بیباقی کو اپنی باقی کے ساتھ ملا کر دیکھے کہ اس کا کیا باقی رہا ہے؟

کشتۂ امرتسری کی بے باقی

سنو اے شیخ نجدی کے مرید و اب ہے کیا باقی
سمجھ جاؤ اگر تم میں ہے کچھ فہم و ذکا باقی
سنو اے منکرو۔ ہے احمدیوں کا خدا باقی
دلوں میں احمدیوں کے ہے حبِّ مصطفےٰ باقی
ملا جو نور تھا مرزا کو احمدؐ کی غلامی سے
ہمارے دل میں ہے اب تک وہی نورِ خدا باقی

وصال میرزا سے کاروبار حق کا کیا بگڑا — خدا کے فضل سے ہے جانشین میرزا باقی

یہ بدر و الحکم تشحیذ الاذہان نور اور ریویو — ضیا بخش جہان ہین حشر تک جنکی ضیا باقی (نور الدین)

نظر آتا ہے حق کا راز الحق کی تجلی سے — ابھی قاسم ہے خالد ساجری شیر خدا باقی

ہوا تائید حق سے احمدیہ مدرسہ قایم — وہ پہلا مدرسہ بھی ہے بفضل کبریا باقی

نیا اک بورڈنگ اب بن رہا ہے جسکو دیکھو گے — تمہارے منکر و خود جان لو کے اب ہے کیا باقی

بنی نو مسلمون کی سعی سے جو سادہ سنگ ہے — رہیں گی کوششیں اس کی زمانہ میں سدا باقی

نیا مہمان خانہ بنگیا لنگر بھی قایم ہے — تمہیں بھی علم ہے کہتے ہو لیکن اب ہے کیا باقی

وہی سب کارخانہ ہے ترقی پر زمانہ ہے — غرض نبیوں کے مرنے پر جو رہتا ہے رہا باقی

ہمارے سلسلہ کو روزافزوں اب ترقی ہے — مٹا سارا تمہارا حوصلہ کیسا رہگیا باقی

وہی تعلیم مہدی ہو رہی ہے ہادی عالم — ہدایت کے لیئے جو در کھلا تھا ہے کھلا باقی

وہی تفسیر قرآن جو کہ اک بحر معارف ہے — ابھی جاری ہے سرور سا النبی کا نکتہ زا باقی

ابھی ہم میں ہے احسن سا محدث متقی فاضل — ابھی ہم مین ہے روشن سا ادیب خوش نوا باقی

مبارک سا ہے فاضل آج بھی ہم احمدیوں میں — ابھی ہے فضل احمد جیسا شمع مصطفے باقی

کمال الدین سے ہین خوش بیان سحر البیان ہم مین — ہمیں میں صدر دین جیسے ہیں صد اذکیا باقی

وفات میرزا سے کیا ہوا ان کا مشن مردہ — تھا پہلے ایک مرزا اب ہین لاکھوں میرزا باقی

ہمین ہین وارث علم نبی ہم میں ہی ملہم ہین — ہمیں میں رہگیا ہے علم و زہد و اتقا باقی

ملا ہے مغز قرآن ہمکو تمنے ہڈیاں پائیں — اسی سے تم مین ہے ابتک شعار اشقیا باقی

جری اللہ کی تکذیب پر تم ہو کمر بستہ — مگر تم میں سے پہلوں کا بتاؤ کیا رہا باقی

پڑھو قرآن کو دیکھو مکذب جتنے گذرے ہین — مٹے نام و نشان انکے نہیں ان کا پتا باقی

تمہارا بھی یہی انجام ہوگا اے سیہ بختو
شرارت کا اگر تم میں رہا یہ دلولہ باقی

تمہاری نکتہ چینی سے یہودیت ٹپکتی ہے
ہوا ثابت کہ تم میں ہے وہی خوئے جفا باقی

یہودوں نے بھی عیسےٰ پر لگائی معلقی تہمت
کیا تم نے وہ پورا ان سے جو کچھ رہ گیا باقی

خدا کے حکم سے نبیوں کے سارے کام ہوتے ہیں
وہ اپنے نفس سے ہوتے ہیں فانی بخدا باقی

نکاح آسمانی کا تھا جو الہام۔ شرطی تھا
خدا نے کر دیا فسخ اس کا پھر ہے کیوں گلا باقی

عذاب اللہ ٹل جاتا ہے استغفار سے بیشک
پڑھو یونس کا قصہ شک ہو دل میں گر ذرا باقی

ہوا جب موت احمد بیگ سے الہام یہ سچا
تو اس کے اہل کے دل میں رہا خوف خدا باقی

غرض اصلاح ہوتی ہے وعید و نہیں یہ حکمت ہے
سمجھ لے اب اگر تجھ میں ہے کچھ فہم رسا باقی

خدا پر افترا کرتا ہے جو۔ ناکام مرتا ہے
نہیں رہتا جہاں میں کچھ بھی اس کا سلسلہ باقی

بھلا ملتی ہے چالیس سال مہلت مفتری کو بھی
ذرا ثابت تو یہ کر دو اگر ہے کچھ حیا باقی

اگر تئیس برس پا جائے ایسا مفتری مہلت
تو پھر اسلام کا بتلاؤ رہ جاتا ہے کیا باقی

یہی معیار ایسا ہے کہ جس سے حق و باطل میں
محقق کو نہیں رہتا ہے کچھ بھی وسوسا باقی

ہوا جب اس طرح پر صدق شان نیز ثابت
پھر ان کے مان لینے میں کہو کیا شک رہا باقی

صداقت جب ہوئی ظاہر تو پھر تکذیب ہے تہمت
مکذب کیلئے ہے لعنت و قہر خدا باقی

عیاں ہے نکتہ چینوں کی بطالت اس طرح جب ہے
غضب ہے گر ہو انہیں بحث کا پھر حوصلہ باقی

ہر اک پیشگوئی آپکی پوری ہوئی ہوگی
ہے منہاج نبوت صدق کا عقدہ کشا باقی

ہوا جو حال عبد الحق کا وہ دنیا پہ ظاہر ہے
مگر ہاں وہ اگر کذاب بننے کو رہا باقی

سمجھتا ہے جسے تو شیر وہ گیدڑ سے بدتر ہے
بجز روباہ بازی کے ہے اسمیں کیا رہا باقی

مباہل کب ہوا بزدل سے جرأت ہوئی کس کو
شریفوں میں اگر ہو تم تو کردیا دا باقی

گریباں میں ذرا منہ ڈال کر اے نجدیو سوچو — تمہارے شیخ جی یا شیخ کل سے کیا رہا باقی

یہ کیسی بہکی باتیں ہیں تم اب ہو منتظر کس کے — کبھی کے مرچکے عیسٰے پھر اکیا رہگیا باقی

دم عیسٰے سے کشتہ کا نشان گر ڈھونڈتے ہو تم — تو سن لو شیخ کل کا ہے جو دنیا میں پتا باقی

گھٹا حسرت کی ہر دم قبر پر اس کے برستی ہے — نہیں زیر لحد بھی کچھ عفونت کے سوا باقی

سراسر ستہ کی کھاتے ہو مگر کچھ ڈھیٹھ ہو ایسے — کہ ہے اب بیحیائی کا تمہیں بس آسرا باقی

تمہیں پر منحصر ہے اس کمی کو اب کر دیو را — تمہارے شیخ نجدی سے اگر کچھ رہگیا باقی

صریح و صاف دکھلائے نشان اللہ نے کیسے — مگر اتبک ہے ویسا ہی تمہارا افترا باقی

گیا تھا قادیاں میں جو سماجی بنکے بد نیت — اسے ہم جانتے ہیں جلنے میں کیا رہا باقی

نہ مانیں جسنے حق باتیں بہانا کرکے جو بھاگا — گلے میں طوق لعنت اس کے بیشک رہگیا باقی

چھپا ہے حال اخبار و مین لکھتا ہے کتابو مین — رہیگا تا قیامت اس کی قسمت کا لکھا باقی

تمہارا شیر قالیں اور اس کا پیر شیخ الکل — ہوئے مغلوب دونوں رہگیا پر تذکرہ باقی

حدیثوں میں تو المبطون شہید اصاف آیا ہے — تجھے اس حال میں مرنے کا پھر ہے کیوں گلا باقی

تمہارے منہ سے بکتے بکتے نکلا جو وہ بیجا ہے — ابھی تک تم میں ہے شاید یہ خوئے ناسزا باقی

وفات مثل عیسٰے تھی جو سمجھا ج ثبوت اسکے — یہود کی خصلتو نکا ہے اسی سے تو گلا باقی

پری رخ مولوی نے رامپور میں جو کئے نخرے — ہے اک ریویو انپر بدر میں لکھا ہوا باقی

جواب اس کا نہ لکھا مولوی صاحب نے کچھ اتبک — نہ اس کے مدح گویوں میں رہا کچھ ناطقہ باقی

وطن میں پیسہ میں شیعہ میں سارا حال لکھا ہے — مگر پھر بھی ہے کذابوں کا اتبک افترا باقی

سر انٹھا کی نہ کی پرواہ اترا یہ نہیں پر — پری رخ مولوی میں ہے پرانی یہ ادا باقی

پچھاڑے کھیگا ہر دم بلبل احمد فضل یہ دل سے — رہے گا اب کمینہ کا نہ اک پتا ہرا باقی

خزاں آنے کو ہے اب گلشن تکذیب میں بیشک	کہ ویل للکذب کا ہے آوازہ سدا باقی
مرقع اور خرافات ثناء اللہ میں ہے کیا؟	کہ جسکے رد کا ہے اس کے چیلوں کو گلا باقی
ابھی تشحیذ میں لکھا ہے اکمل نے جواب اسکا	لکھو اب تم اگر تم سے ہے کچھ بھی حوصلہ باقی
مرقع پہ جو لکھا فضل دین نے ہی خبر اسکی	چھپا نوٹس رقم کا ہے ابھی تک فیصلہ باقی
ستانا گالیاں دینا تمہارا کام ہے لوگو!	کیا ہمنے تو دفع شر کرینگے جو رہا باقی
بہت کچھ گالیاں دلوائی نہیں وتی کے پھکڑ نے	ہے جسکا آسمانی فیصلہ میں تذکرہ باقی
عداوت **نوردین** سے ہی جو شپر چشم لوگوں کو	نہیں ظلمت کے فرزندو نہیں کچھ بھی ضیا باقی
شریفوں میں نہیں کچھ کام ہے پگڑی اچھالو کا	ارے او کشتہ۔ زنداں کی ہی ایسوں کو سزا باقی
گڑے مُردے اکھڑوانے ہیں تم سی بدزبانوں کو	یہ بدبختی سے ابتک ہی ہے تم میں ولولہ باقی
شرارت چھوڑ دو ضدی نہ بنجاؤ سنبھل جاؤ	سمجھ سے کام لو تم میں ہے گر فہم رسا باقی
اگر کچھ پوچھنا ہے پوچھ لو لیکن شرافت سے	بنو شائستہ ہے شائستگی کا پھل سدا باقی
مہذب بنکے تم احقاق حق کیا کر نہیں سکتے	بنو ایسی ہی گر تہذیب کا ہے ادعا باقی

نصیحت مان لو صادق کی چھوڑو تم یہ پھکڑ پن

زباں کو تھام لو اب بھی اگر ہے اتقا باقی

دیکھ لے او امرتسری مُردے! کہ جس کشتہ کی تو نے پناہ لی تھی اس نے تجھے اور بھی ذلیل کرایا۔ آیندہ محتاط رہکر **احمدی** کے مقابلہ کو نکلنا۔ ورنہ یاد رکھو!

بشنوید اے مردگاں من زندہ ام +

اے شبان تیرہ من تابندہ ام +

کشتہ تمہارا ہے کہاں دکھلاؤ تو سہی — اس بیچارے کی خاک کو اڑواؤ تو سہی
مارا ہوا خدا کا ہے یا بوالوفا کا یہ — کشتہ یہ کس کا ہے ذرا فرماؤ تو ہی
کشتہ مقابلہ کرے زندہ نکا ہے غلط — رحم اس کی خودکشی پہ ذرا کھاؤ تو سہی
کشتہ کی کیا مجال کرے مجھ سے زرگری — اس نابکار کو ابھی سکھلاؤ۔ تو سہی
کشتہ یہ خام ہے لسے فی النار پھر کرو — آنچیں ابھی کئی اسے دلواؤ تو سہی
کیا دل لگی ہے آنا مقابل میں شیر کے — سر پر کفن کو باندھ کے تم آؤ تو سہی
رکھدونگا پردے پھاڑ کے اس کشتہ زن کے تیز — میری زبان تم ذرا کھاؤ تو سہی
صورت بگاڑ دونگا میں کشتہ کی دیکھنا — تصویر اپنے کشتہ کی کھچواؤ تو سہی
مردہ کا اور کشتہ کا بیجان ہے جسد — دونوں میں پہلے جان کو ڈلواؤ تو سہی
مردہ کی اور کشتہ کی جوڑی ملی ہے خوب — بئس القرین سے ذرا شرماؤ تو سہی
دونوں یہ نجد یو تمہیں رسوا کرائینگے — ورنہ یہ چپ رہیں انہیں دھمکاؤ تو سہی
حسان ہوں بفضل خدا میں بھی آج کل — میرے مقابلے میں ذرا آؤ تو سہی
کیسا جنازہ پڑھ دیا کشتہ کا دیکھئے — اب دیر مت کرو اسے دفناؤ تو سہی

کشتہ کا کشتہ کر دیا قاسم کی نظم نے
المحدیث میں اسے چھپواؤ تو سہی

کشتہ بد انجام بشہن لیکھرام کی انجلی تو بن چکی۔ اب امرتسری بذ خصال ثیل دھرمپال کا بقیہ مضمون سنیئے جو بیچارے خدا کے مارے کی بے بسی کا پورا نقشہ ہمارے ناظرین کے سامنے آجائے۔ امرتسری لکھتا ہے
"دوسرے او تیسرے نمبر میں سارا زور اس پر ہے کہ علمائے

کے اخلاق اچھے نہیں چنانچہ علماء کی باہمی جدالی تحریرات کو
بالاستیعاب درج کیا ہے۔ مگر معلوم نہیں اس کوشش
کا نتیجہ ان کے خیال میں کیا ہے۔ جو اب تک ظاہر نہیں ہوا"
بلفظہٖ صفحہ ۲ کالم دوم

جبکہ ہنوز نتیجہ ظاہر نہیں ہوا۔ تو پھر جواب دینے کا ارادہ ہی کیوں کیا؟ مگر بقول مشہور کہ

چور کی داڑھی میں تنکا

امرتسری شیطان کا اپنی بدانجامی پر آخر کار خیال گیا ہی گیا۔ اور ایک نتیجہ اپنے حسب حال علمائے مخالف والے مضمون کا نکال ہی لیا جو منجملہ دیگر نتائج مندرجہ مضمون مذکور کے ایک نتیجہ تھا۔ امرتسری جان گیا۔ اور مان گیا کہ یہ نتیجہ تو ضرور پیدا ہوتا ہے۔ جس کو وہ یوں لکھتا ہے۔ کہ

"غالبًا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ چونکہ علمائے اسلام کے اخلاق بہت خراب ہیں ۔اس لیئے مسیح موعود کی ضرورت ہے۔ چنانچہ خود بدولت آگئے۔ مگر حکیم صاحب کو یہ معلوم نہیں کہ خود بدولت کے دام افتادہ مریدوں کے اخلاق بھی چنداں قابل رشک نہیں بلکہ واجب الترک ہیں"۔

اس دعوے پر ہم خود مرزا صاحب ہی کی شہادت پیش کرتے ہیں

ستم بھی کرنا جفا بھی کرنا نگاہ الفت کبھی نہ کرنا
تمہیں قسم کشتہ جفا کی ہمارے حق میں کمی نہ کرنا

او ناداں دشمن دین و ایمان جوش شہادت، تو نے اپنے دعوی لایعنی اور ادعار بے معنی پر ہوش کی ہے۔ اس سے عقلاً و نقلاً تیرا دعوے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیا تجھے یہ علم نہیں۔ کہ مصلح و ریفارمر کی اصلاح کا نتیجہ ابتدائے ایام اصلاح میں نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ آخری وقت تک جو قوم بنتی ہے۔ اُس پر حکم لگایا جاتا ہے۔ اگر تجھے یاد نہ رہا ہو۔ تو اپنی تفسیر اردو جلد اول مطبوعہ بار دوم کا بقیہ حاشیہ نمبر ۷ صفحہ ۱۲۱ پر دیکھ کر دم بخود ہو جا۔ جہاں تو نے خود اقرار کیا ہے کہ

کون نہیں جانتا کہ ابتدائی اصلاح قوم میں مصلحان کو کیا کیا دقتیں پیش آیا کرتی ہیں۔ ایک شخص کے خیالات کا اندازہ کرنا۔ اور اس کی طبیعت مدت سے بگڑی ہوئی کو اصلاح پر لانا۔ ہاتھ میں انگار لینا ہے۔ تو پھر ایک قوم کی قوم کو یکدم پلٹا دلانے میں کیا دقتیں نہ پیش آتی ہونگی۔ سچ ہے۔ اور بالکل صحیح ہے سے۔

پانی میں ہے آگ کا لگانا دشوار بہتے دریا کا پھیر لانا دشوار
دشوار تو ہے مگر اتنا جتنا بگڑی ہوئی قوم کا بنانا دشوار

بلفظہٖ تفسیر ثنائی جلد اول صفحہ ۱۲۱

اس عبارت سے ظاہر ہو گیا۔ کہ شروع شروع میں مصلحان قوم کو بڑی بڑی دقتیں اصلاح قوم کے لیے اٹھانی پڑتی ہیں جب جا کر کہیں بگڑی ہوئی طبیعتوں کی اصلاح ہوتی ہے پس ابتدائی حالت کو بطور دلیل کے پیش کرنا ایسا ہے۔ جیسا کوئی کہے کہ امرتسری شیطان بنے مدرسہ میں داخل ہوتے ہی

دوسرے تیسرے سال مولوی فاضل کی ڈگری حاصل کر لی تھی۔ حالانکہ اس کا کلاس فیلو اور ہم مذہب حکیم ابو تراب محمد عبدالحق غیر مقلد امرتسری حق الیقین بجواب الکلام المبین میں لکھتا ہے۔ کہ

"(ثناء اللہ) ذہین وفہیم نہ تھا حضرت مولانا احمد اللہ) کو صرف ونحو کی تعلیم میں عمر عزیزی بہت کرنی پڑی بمشکل شرح جامی اور قطبی تک پہنچایا" بلفظہ ص ۵ سطر ۵

پس جسطرح علوم الہیہ کے لیئے استاد کو مدت تک جانفشانی کرنی پڑتی ہے خصوصاً غبی شاگرد کے ساتھ بہت مغز مارنا ہوتا ہے اس سے کہیں زیادہ بڑھکر استاد روحانی کو پوتڑوں کے بگڑے ہوئے شاگردوں کے ساتھ علوم الہیہ کے سکھلانے میں عمر عزیزی سے بہت مدت صرف کرنی ہوتی ہے لہذا جاہل ہے۔ وہ شخص جس کا یہ خیال ہے۔ کہ مسیح موعود کی صحبت یافتہ جماعت اصلاح یافتہ نہیں۔ اور ڈبل جہالت ہے۔ اس کی مندرجہ ذیل دلیل اپنے دعوے پر پیش کرنی۔ کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

" اخی مکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ تعالےٰ بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں۔ کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کجدل ہیں

الی آخر القول۔ کھانے پینے کی قسموں کی نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔"

اہلحدیث ۱۳ ۱۱/۳ صفحہ ۲

اس عبارت کو نقل کرکے امرتسری خبیث ایک نتیجہ بھی اپنی سرشت کے مطابق حسب ذیل نکالتا ہے۔ کہ

"یہ عبارت کیا بتلاتی ہے۔ بس یہی کہ بقول حضرت مسیح علیہ السلام درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ مرزا صاحب کی صحبتوں میں بھی کوئی اثر نہیں۔ اور نہ ان سے وہ ضرورت پوری ہو سکتی ہے جس کے لیئے ان کا تشریف لانا مانا جاتا ہے

بلفظہ صفحہ ۲

نقل عبارت اور اخذ نتیجہ میں یہودی صفت مولوی نے اپنی یہودیت کا ڈبل ثبوت دیا ہے یعنے یہ کہ صرف لاتقربوا الصلوٰۃ کو تو نقل کر دیا۔ مگر انتم سکاری کو چھوڑ کر تحریف کلام کا ایک اور نمونہ دکھایا۔ اسی عبارت کے ساتھ آگے ایسا کلام بھی موجود تھا۔ جو مدعی کاذب کے دعوے باطل کی تردید میں زبردست حربہ تھا جس کو دانستہ خائن امرتسری نے نقل نہیں کیا تاکہ پردہ دری نہو اگر حضور مغفور مسیح موعود علیہ السلام نے بعض افراد جماعت کے اخلاق رذیلہ کی شکایت فرمائی ہے۔ تو ساتھ ہی اصلاح یافتہ احباب کا بھی ذکر خیر شنائی ذلت کے واسطے کر دیا ہے۔ تاکہ اس کا یہ دعوٰی ہے۔ کہ مرزا صاحب نے بھی ضرورت اصلاح کو پورا نہیں کیا۔ بیخ و بن سے اکھڑ جاوے۔ چنانچہ اس کے آگے والی عبارت یہ ہے۔

"اور اگرچہ نجیب اور سعید بھی ہماری جماعت میں بہت بلکہ یقیناً دو سو سے زیادہ ہی ہیں (یہ تعداد ان اصلاح یافتہ احباب کی ہے جو شروع دعوے مسیحائی و مہدیت کے وقت دو تین سال میں یعنے ۹۳ء میں تیار ہو چکے تھے آج تو لاکھوں تک موجود ہیں۔ (احمدی) جن پر خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ جو نصیحتوں کو سنکر روتے ہیں۔ اور عاقبت کو مقدم رکھتے ہیں اور ان کے دلوں پر نصیحتوں کا عجب اثر ہوتا ہے۔"

بلفظہ الشریف اشتہار ملحقہ شہادت القرآن۔

فرمایئے ناظرین۔ اہلحدیث میں منقولہ عبارت کے ساتھ اگر یہ عبارت بھی درج ہوتی۔ تو پھر بھی کاذب امرتسری کا یہ دعوے بحال رہتا۔ کہ مرزا صاحب نے بھی ضرورت اصلاح کو پورا نہ کیا۔ "لعنت ہے اس یہودیانہ تحریف پر کہ خائنانہ نقل عبارات کرکے پھر اس پر نتیجہ بھی خباثت باطنی سے نکال لیا۔ کیوں جی! ابو الجفا دو سو سے زائد تعداد کا اصلاح یافتہ ہونا۔ اسی اشتہار میں درج نہیں؟ اگر ہے تو اس کو نقل نہ کرکے تو نے اپنی یہودیت کا ثبوت دیدیا یا نہیں؟ اور یہ بھی بتا کہ ۹۳ء میں جب کہ یہ اشتہار شایع کیا گیا تھا۔ وہ ابتدائی زمانہ اصلاح کا تھا یا انتہائی۔؟ اور یہ بھی بتا۔ کہ جن پہلوں کو تو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہل قرار دیا ہے۔ وہ ہنوز خام پہل تھے یا پختہ۔ حیف ہے۔ تیری اس مناظرانہ قابلیت پر کہ تجھے اتنی بھی تمیز نہیں۔ کہ جو

فیج اعوج کے زمانہ سے بگڑے ہوئے۔ اور پوتڑوں سے گندے تھے وہ برس دو برس میں ہی کسطرح سدھر جاتے؟ کیا صحابہ کی تربیت کا زمانہ تجھے معلوم نہیں۔ کہ کتنے عرصہ میں جاکر وہ حیوان سے انسان اور انسان سے باخدا انسان بنے تھے۔ ذرا اپنی تفسیر اردو جلد اول کا حاشیہ نمبر ۷ صفحہ ۱۲۱ کی مندرجہ ذیل عبارت پڑھ کر بتا۔ کہ انکی ابتدا اور انتہا میں فرق تھا۔ یا نہیں۔

"ایک حدیث میں جو امام مسلم نے نقل کی ہے۔ مذکور ہے کہ آپ نے لوگوں کی مشرکانہ عادت دیکھکر قبرستان کی زیارت سے منع فرمایا تھا۔ بعد اصلاح اجازت دیدی۔ اور ان کے بخل کے مٹانے کی غرض سے قربانیوں کے گوشت تین روز سے زاید رکھنے سے منع کردیا تھا جس کی بعد میں اجازت دیدی"۔ بلفظہ تفسیر ثنائی حاشیہ صفحہ ۱۲۱

بتا! کہ وہ کون تھے جنکی مشرکانہ عادت کا خیال فرماکر زیارت قبور سے آپ نے منع فرمایا تھا۔ اور وہ کون تھے جنکو بخل مٹانے کو ابتداً قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کردیا۔ اور بعد میں اجازت دیدی؟ وہابیو! یاد رکھو کہ شیر اسلام کا پنجہ ایسا کمزور نہیں۔ کہ تم اس کے مواخذت سے کبھی نکل بھی سکو کیا تمہیں علم نہیں؟ کہ

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑدوں

پنجہ مذہب بابت ماہ جولائی ۱۹۱۶ء صفحہ ۳۸

پس خلاصہ اس تقریر کا یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۳ء میں جلسہ سالانہ کے لیئے ایک اشتہار دیا جسمیں بعض خام طبع اور بدنت سے بگڑی ہوئی طبیعتوں کے امراض اندرونی کا ذکر فرماکر ان کو اصلاح کے لیئے سخت ہدایت فرمائی۔ اور یہ وہ زمانہ ہے جبکہ بامر الٰہی مسیح موعود کے عہدہ پر مامور ہوئے آپ کو صرف تین سال گذرے تھے۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ اتنے قلیل عرصہ میں کوئی نبی اور رسول قوم کی اصلاح نہیں کر سکا۔ ایسے زمانے میں جن لوگوں نے بیعت کی ان میں سے بعض سخت ببروص و مجذوم تھے۔ جنکے واسطے لگا تار نسخہ پلانا اور علاج کرانا۔ اور پرہیز رکھانا ازبس ضروری تہا۔ اب بہلا ایسے مریضوں کو جو ہنوز زیر علاج ہوں۔ اور مرض بہی ان کا پورا نا ہوکر لاعلاج ہو چکا ہو۔ ان کو کسی طبیب حاذق روحانی یا جسمانی معالج کی حذاقت و قوت قدسیہ کی تردید میں پیشکرنے والا۔ اگر کودن نہیں تو اور کون ہے؟ چنانچہ ایسے ابتدائی مریضوں کو امرتسری خناس اپنی ندامت مٹانے اور علمائے سوء کی بد اخلاقی چھپانے کے لیئے پیشکر کے دعوے کرتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے بہی ان کی اصلاح نہیں کی۔ اِس اشقی الناس کو واجب تہا کہ کسی آخری تحریر حضور مغفور علیہ السلام سے یہ شہادت پیش کرتا۔ کہ میری جماعت اصلاح یافتہ نہیں ہوئی اور میں اس ضرورت کو پورا نہیں کر چلا۔ اگر ایسا نہیں ہے تو لاریب امرتسری مشیر کاذب ہے۔ اور اس کا دعوے باطل۔ اور ضرورت الامام

کا ثبوت بداخلاقی علماء و عوام سے بالبداہت ثابت ہو چکا۔

فانصفوا تدبروا لا تکن من الکاذبین

اہلحدیث کا کورس

ناظرین جن اوراد ماثورہ مدعیان ما انا علیہ واصحابی و متبعین سنت وعاملان حدیث کو آپ نے شروع رسالہ میں ملاحظہ فرمایا ہے۔ وہ مع نشے زائد یعنے نوافل اہلحدیث بھی شامل کر کے ہم آپ کو ردیف وار مکرر سناتے ہیں جس سے پاک باطنی خبیث امرتسری اور اس کے نامہ نگاران اہلحدیث کی بخوبی ظاہر ہو جائے۔ اور الف سے ے تک اہلحدیث کا نصاب تعلیم اور عمل بالسنت سب پر کھل جائے

ا

اسلام کا چھپا دشمن الہام باف۔ اندھا ابلہ فریب ابلیس احمق اراجیف کاذبہ و دعاوی باطلہ میں ناکام اکذب الناس الطاغوت اعور آرام طلب اعمے افترا پرداز۔ ابو اللہ۔ ابن اللہ آدم کا جوڑ جو بقول آپ کے ان کے ساتھ پیدا ہوا تھا۔ اس غرض سے تھا۔ کہ آدم اس سے اپنی حاجت بشری پوری کرے۔ مگر آپکی ہمشیر آپ کے ساتھ کس غرض سے پیدا ہوئی (تو بہ ہی بھلی) آدم کی

مشابہت تو چاہتی ہے۔ کہ آپ کی جوڑی یعنی ہمشیرہ نصرت بی بی کا نکاح آپ ہی سے ہوتا۔ گیا وہ زندہ رہتی۔ تو مشابہت پوری کرتے۔ شاید کوئی الہام ہو جاتا۔ اے مرزا۔ تم معہ اپنی بی بی نصرت جہان بیگم کے اپنے ہمشیر کے اندر گھسکر آرام چین سے بسر کرو۔ خوب گذرے گی۔ جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو۔

ب

بے حیا۔ بیہودہ سرا۔ بدتہذیب۔ بد۔ بدتر۔ بدترین خلایق۔ بے رحم۔ بڑ ہانکنے والا۔ بداطوار۔ بدکار۔ بدشعار۔ بدکردار بدقماش۔ بدمعاش۔ بدنام بدکلام۔ بدلگام۔ بدکام بدطریق۔ بے شرم۔ بڑمار۔ بطال۔ بدخو۔ بیدین بھنگڑ۔ بھانڈ۔ بطلان والا۔ باطل پرست۔ بدزبان۔ بدبخت۔ بدطینت بدسرشت۔ بدراہ۔ بدعہد۔ بدنگاہ۔ بدچلن۔ بدافعال۔ بے مروت بے درد۔ بانی ملت مبتدعہ۔ بڑا کذاب۔ بڑا دجال۔ بڑا جھوٹا۔ بڑا بے حیا بڑا غدار۔ بڑا مکار۔ بڑا فریبی۔ بڑا ابلہ فریب۔ بڑا مفتری علے اللہ۔ بت فروش

پ

پاگل پاگل گر پکا دنیادار پلیددل پنجابی متبنی۔ پکا کاذب پھکڑ پیر مغان

ت

تمغات لعنت کا مستحق تباہ کار تلبیس کرنے والا تکبر میں گرفتار تفرقہ انداز تارک جمعہ وجماعت تدلیس کرنے والا تیس دجالوں میں

سے ایک دجال۔ لعنت ہے دروغگوئی پر

ٹ

ٹھگ بڑا ٹھگوں کا ٹھگ ٹھگوں کے بھی کان کترنیوالا

ث

ثابت شدہ دروغ گو ثانی دجال ثانی شیطان ثانی قادیانی

ج

جھوٹا۔ جہان کے احمقوں سے زیادہ احمق جہالت مآب جوتشی۔ جفری۔ جھگڑالو جاہل۔ جفاجو جھوٹ کا سیٹھ جعلساز

چ

چہ دلاور ست دزدے کا پورا پورا مصداق چالاک چور چالباز چھپا مرتد چالیا چوہڑوں کی سیرت اختیار کرنے والا

ح

حیلہ ساز حریص حمار حماقت شعار حیاو شرم سے خالی

خ

خناس۔ خبطی بڈھا خود غرض خود کام خودستا خونی خائن خونریز خارجی خبیث خنہ ملغ خوار خسارت مآب خستہ خراب خارج از اسلام خلیفۃ الدجال خاکش بدہن خر دجال

د

دروغگو دھوکہ باز دنی الطبع دغاباز دلیر چور۔ دہریہ

دوزخی دیوانہ دجالی تقریر والا دجل وفریب کا پتلا دیو درندہ
دجال اکبر۔ دجالی رسالت دنیادار دشمن ایمان ودین

ڈ

ڈاکو۔ ڈھیٹ۔ ڈھکوسلی۔ ڈھنڈورہ۔ ڈینگ مارنے والا۔

ذ

ذات شریف ذلیل ذلیل تر ذلیل ترین ذریت دجال ذریت شیطان

ر

روسیاہ۔ رذال۔ رافضی رسوا راندہ درگاہ ازلی رہبر ملاحدہ
ریاکار رعونت کا شکار ریچھ راس المجانین نورالدین راو باسوامی

ز

زمینی کیڑا زیاں کار زود طعیاں میں گرفتار زندیق

ژ

ژاژخا

س

سزاوار نار سیاہ باطن سفیہ سری سودائی ستمگر
سرکش سوءفہم سیرت محمدی سے کوسوں دور سنگدل
سارق سعید کا اکلوتا بیٹا سفلہ خو سانپ مرزا کو ڈس گیا

ش

شوخ شریر شقی شیطان شناعت والا شیطان

سے زیادہ گمراہ شیطان گر شکم پرور شیخی خورا شتر مرغ

ص

صریح خناس صریح گمراہ صراط مستقیم سے فرسخوں دور صواب سے الگ جانے والا صداقت کا دشمن

ض

ضال ضدی ضلالت کی چاہ مین ڈوبا ہوا ضلالت کی نجاست مین غرق ضلالت پرست

ط

طالب جاہ طرار طریقہ باطنیہ کا پیرو طوق لعنت کا مستحق طاغی طاغوت طغیان کفر مین غرق از پا تا فرق

ظ

ظالم ظلام ظلمت و طغیان والا

ع

عبدالدراہم عیسائیوں کا بھائی عجب مین گرفتار عیّار عقل سے خالی عہد شکن عقل کا اندھا عدوّ دین عزازیل

غ

غماز غدار غلط گو غلط بیان غبی غوی غاوی غی غلام

ف

فاسق فاجر فسیبی فی النار والسقر فزاری فضول گو

مفسدہ خوار فحش بیان فضول خرچ فتنہ پرداز فرعون

ق

قادیانی دجال قابل دار قرمساق قادیانی قلندر

ک

کاذب کذاب کھدل کمرو کینہ توز کمینہ کادیانی الہامات شیطانی کادیان کا جھوٹا مسیح کور چشم کافر کا رشیطان میکند مش ولی کرشن جی نے اپنی گیارہ سالہ لڑکی کا نکاح میاں محمد علیخان رئیس مالیر کوٹلہ مہاجر قادیان سے ۵۶ ہزار روپیہ مہر پر کر دیا ہے۔ قادیانی جماعت تو اس تعلق سے بہت خوش ہے۔ مگر ہمیں بعض وجوہ سے لڑکی کی صحت بلکہ زندگی کا اندیشہ ہے۔ کاہن کانا دجال کذب مجسم

گ

گپ زن گستاخ گلے میں رسہ ڈالنے کے لایق گرہ کٹ گمراہ گیدی گرگٹ گیدڑ گاودی گم کردہ صراط مستقیم گھنونی گندگیوں میں لتھڑا ہوا۔ گرو لی این استعانت بر دلی۔ گدھا علیہ السلام

ل

لایعنی لعنتی لاف زن لکھنؤ کے شہدے کی طرح لوٹ کر مال کھانے والا لعین ملعون کا بھوت اس کے سر پر پڑا

م

مرزا مسیلمہ مردود مضل مکار مفتری مفسدانہ انداز متعفن

ص احمد

ملعون ملحد مفتری علی اللہ مال مردم خور مسیح الکذاب متکبر بہہوت مصنوعی مسیح مشرک مسرف منحوس مسیح الدجال مورد ہزار لعنت مغلوب الغضب متلون مرتد

ن

ناخدا ترس نامرد ناکام نافرجام نامراد نمم سودائی ننگ خلایق نافہم ناشکرا نفس پرست ناجہذب ناقابل نالائق ناشایستہ

و

واہی وحشی وعدہ خلاف۔

ہ

ہفوات ہزلیات کا خوگر ہٹ دھرم ہیجڑا ہرزہ درا ہالک ہالکا ہوا ہگتے ہگتے مرگیا۔

ی

یاوہ گو یزید یہودی یاوہ سرا یقینی دجال

یہ تمام الفاظ باستثنائے بعض امرتسری یہودی کے مرقع اور اسی خبیث کے اہل حدیث کے چار پانچ پرچوں پر سرسری نظر کرنے کا نتیجہ ہیں۔ اب ہر شخص خیال کرسکتا ہے۔ کہ اگر ایک اسی مردود کے کل رسائل و اخبارات کو غور سے دیکھا جائے۔ تو نوبت کہاں تک

پہنچے گی۔ اور اگر تمام مخالفین کی بد زبانی بھی اس خناس کے ہفوات کے ساتھ شامل کی جائے تو پھر کتنے مجلد تیار ہونگے۔

دیکھ لی امرتسری گندہ دہانی آپ کی
نجدیوں میں خوب ہو گی مدح خوانی آپکی

کھل گئی پبلک پہ سب تفسیر دانی آپ کی
ہو گئی معلوم سب کو لن ترانی آپ کی

خر بھی ہوتا ہے کتابیں لاد کر عالم کہیں
جاؤ جی بس دیکھ لی قرآن دانی آپ کی

جسم خاکی سے مسیحا کو بٹھایا بر فلک
ختم یہ بھی ہو چکی جھوٹی کہانی آپ کی

کر رہی ہے قوم نجدی اب تو ماتم جابجا
ہو مبارک ان کو بس مرثیہ خوانی آپ کی

زعم میں بیٹھے نجدیون کے تم بڑے اک تیس مار
کیا ہوئی اب تو بتاؤ تیغ رانی آپ کی

وہ بناؤں تیری گت گر ہو مقابل تو کہیں
چیخ اُٹھے قبریں بھی جس سے نانی آپ کی

پیرہن ہستی کا تیری چاک اب ہونے کو ہے
ہے ادھڑنے والی اب بخیہ پرانی آپ کی

نہ تجھے قرآن سے مطلب نہ حدیثوں سے غرض
اڑ رہیں ٹٹی کے ہے دنیا کمانی آپ کی

ہوں میں اک ادنے ساخادم قاتل خنزیر کا
اس لیئے اب دیکھنی ہے سخت جانی آپکی

کیا بگاڑا تونے ابتک او خبیث بدصفات
خاک میں سب مل گئی کیوں جانفشانی آپکی

باغ احمد کے لیئے تو کھا دہے ناپاک خو
گو نہیں ہے شیطنت میں کوئی ثانی آپکی

ہاتھ میں تیرے قلم یا تیلئ جاروب ہے
جس سے اب شر مارہی ہے مہترانی آپ کی

ایک ذرہ بھر نہ دیکھا تجھ میں ایمان ای شریر
اس گھڑی تک ہمنے جو کچھ خاک چھانی آپکی

حق تو ایسا کھل گیا اب جس طرح نصف النہار
ہاں فقط باقی رہی ہے بے ایمانی آپکی

کس لیئے اے بوالجفا دنیائے فانی پر گرا
چند روزہ ہے میاںجی زندگانی آپ کی

گر زباں کو بند رکھتا ہوتی رسوائی نہ یوں
آبرو دیکھو ںبہشتی بھرتی مثل پانی آپ کی

ہے یہ گنبد کی صدا تو یاد رکھ اے بے حیا

لوٹ کر تجھ پر پڑی یہ بد زبانی آپ کی
باز آجا اب بھی اے نسلِ یہودی باز آ
موت آجائے گی ورنہ ناگہانی آپ کی
چشمِ نابینا کا تیری ہے معالج **احمدی**
ہے وہ تفسیرِ ثنائی سرمہ دانی آپ کی

احمدی احباب سے احمدی کی اپیل

مکرم حضرات۔ احمدی کی توسیع اشاعت میں آپ خاص توجہ سے کام لیں۔ یہ نواں نمبر احمدی کا ہے۔ ہنوز تمہیدی مضامین ہی آپ کی نظر سے گذرے ہین۔ جو نمبر انشاء اللہ اس کے بعد نکلیگا۔ وہ ایک زبردست تنازعہ کا فیصلہ کن ثابت ہوگا۔ اس کا نام ہے "فیصلہ الٰہی اور ثنائی روسیاہی۔ گویا اب اہم اعتراضات مخالفین کی پردہ دری ہوگی لیکن احمدی کی اشاعت ہنوز خاطرخواہ نہیں ہے جس سے احتمال ہے۔ کہ آیندہ اسکو کسی کتابی صورت مین بلاتعین مدّت نہ شایع کرنا پڑے۔ کیونکہ بصورت نہ ہونے کافی تعداد خریداری کے باالتزام اس کا جاری رکھنا مشکل ہوگا۔ پس اگر آپ اسکی باقاعدہ ماہ بماہ اشاعت چاہتے ہین۔ تو ہر طرح کوشش کرکے کم از کم دو دو خریدار جدید عطا فرمائیں ۱عہ سالانہ کچھ زیادہ قیمت نہیں۔ میرے خیال مین۔ تو اس کی اشاعت پانچ ہزار ایکسال کے اندر ہوجانی چاہیئے۔ مگر افسوس کہ ہنوز ایکہزار بھی نہیں ہوئی۔ جبکہ احباب کا خیال ہے کہ احمدی مفید اور ضروری رسالہ ہے۔ تو پھر صرف دو

اخبارِ الحق دہلی

یہ مشہور و معروف اخبار قدیم پایہ تخت دہلی سے ہر جمعہ کو ۱۶ صفحون پر بڑی آب
وتاب سے شایع ہوتا ہے۔ ہندوستان پرکاش مسافر آگرہ جھنگ سیال
شانتی برہم چتی ارجن اندر مارٹنڈ وغیرہ آریہ اخباروں کا نوٹس لینا
ان کے زہریلے اثر کو ہفتہ وار دور کرنا۔ دیانندی باطل تعلیم کے طلسم کو توڑ
کر صداقتِ اسلام کا زبردست دلایل سے ثبوت دینا۔ باہمی تنازعات
سے اجتناب کر کے۔ اخوت اتحاد۔ اتفاق کو مسلمانوں مین پیدا کرنا۔ گورنمنٹ
برطانیہ کے احسانات کا اظہار کر کے اس کے خلاف ہر ایک غلط فہمی کو دور
کرنا۔ اور رعایا میں مخلصانہ جوش وفاداری حکام کا پیدا کرنا۔ اس اخبار کے
اہم ترین مقاصد مین سے ہے۔ باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت سالانہ
نہایت ہی کم یعنے صرف دو روپیہ آٹھ آنے عہ/ مع محصول ڈاک مقرر ہے
غیرتمند محبان دین اسلام کا فرض ہے کہ اس کی خریداری منظور فرمائین
اور اس کی توسیع اشاعت مین ہمیشہ ساعی رہین۔

المشتہر۔ ایم۔ قاسم علی اڈیٹر و پروپرائٹر اخبار الحق دہلی

مصحف عثمانی

رجسٹری شدہ

حضرت امیر المومنین عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے قرآن مجید کے ایک صفحہ کا اصلی فوٹو رجسٹری شدہ

جو سوائے دہلی کے کسی جگہ سے دستیاب نہیں ہو سکتا۔ قابل دید ہے ہر مسلمان اسے زینت مکان بناوے۔

ھدیہ فی عکس عہ علاوہ محصول

مینیجر احمدی